



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

بدھ، 21- ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 24- صفر المظفر 1444ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد 41: شماره 28

1575

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- ستمبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ایکسٹرنل، ٹیکسٹ اینڈ نارکوٹکس کنٹرول)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر از سر نو غور و خوض اور اس کی منظوری

1- مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2020)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 کے حوالے سے گورنر کے پیغام کی روشنی میں، جیسا کہ 7- ستمبر 2022 کو اسمبلی کی جانب سے منظور کیا گیا تھا، کو از سر نو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اسے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا اور آئین کے آرٹیکل 116(2)(ب) کے تحت گورنر کی جانب سے واپس کیا گیا تھا، اس کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں اسمبلی کی جانب سے از سر نو زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020، جیسا کہ اسمبلی کی جانب سے اصل حالت میں منظور کیا گیا تھا، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

1576

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ
برائے مالی سال 2013-14، 2014-15، 2015-16، 2016-17 اور
2017-8 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

1577

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

بدھ، 21- ستمبر 2022

(یوم الاربعاء، 24- صفر المظفر 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلاہور میں شام 5 بج کر 25 منٹ پر

جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الآ

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ
 آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
 الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا
 يَحْزَنُكَ قَوْلُهُمْ ۗ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۗ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٥﴾

سورة یونس (آیات نمبر 62 تا 65)

سن رکھو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے (62) (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور پر
 ہیزگار رہے (63) ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی
 کامیابی ہے (64) اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزر نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب اللہ ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا
 (اور) جانتا ہے (65)

وَأَعْلِنَا لِلْإِبْرَاهِيمَ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
 میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
 میری تو ہستی کیا ہے میرے غریب نواز
 جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
 میں اس یقین سے زندہ ہوں آپ میرے ہیں
 میری حیات کا دارو مدار آپ سے ہے
 سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
 قسم خدا کی یہ میرا وقار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی heavy heart کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں بڑے بوجھل دل کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ میری بات سن لیجئے گا اور اس کے بعد جو مرضی ہو وہ آپ کہیں۔ اس پورے ایوان میں گورنمنٹ کی طرف سے آپ ہیں، راجہ بشارت صاحب ہیں، ڈوگر صاحب ہیں اور دو چار ممبران ہیں۔ یہ سارے میرے لئے قابل احترام ہیں۔ ہماری بہنیں بھی قابل احترام ہیں لیکن پرسوں آپ کی سربراہی میں آپ نے جو میری بے عزتی کرائی ہے۔ میں اس پر خاص طور پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے [*****] کو جاننا ہوں۔۔۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہ کیا باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: خدا کا واسطہ ہے کہ چپ کر جائیں۔ تینوں کسے گل داپتا ہے؟ ساری زندگی ٹی پی پی وچ سی تے ہن ٹی پی ٹی آئی وچ آگئے اول۔ ٹی تے بے نظیر دی گڈی چلانڈے سی۔ جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر صاحب! آپ Chair سے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اس کو منع کریں۔ میں اس کو بچپن سے جانتا ہوں۔ میں اس کی ہر حرکت کو بھی بچپن سے جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ میرے ساتھ بات کریں۔ آپ Chair سے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے راجہ بشارت صاحب سے بھی گلہ کیا ہے لیکن انہوں نے میرا فون نہیں سنا۔ ڈوگر صاحب نئے ہیں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ ڈوگر صاحب نے سی سی پی او کو کہا ہے کہ دو چار بندے مار دو۔ وہ میرے پاس ہے۔ خیر اس پر بعد میں بات کریں گے۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے آٹھ دفعہ ٹائم دیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر صاحب! ایک منٹ رکھیں۔ آپ نے جو بندوں کی بات کی ہے مجھے سمجھ نہیں آئی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرتا ہوں۔ غلام محمد ڈوگر کو چیف منسٹر پنجاب نے کہا ہے، اس کی original recording میرے پاس ہے۔ آئی جی صاحب نے حالانکہ اس کو کہا کہ ڈاک نہ نکالو لیکن anyhow وہ بات بعد میں کرتے ہیں۔ آپ نے مجھے آٹھ دفعہ ٹائم دیا۔ یہاں کتنا جھوٹ بولا گیا۔ ایسا نوجوان لڑکا جو مجھے بہت اچھا لگا کہ وہ بہت اچھی speech کر رہا ہے۔ پاکستان جب بنا تھا تو 23 جولائی 1947 کو اس کے آباؤ اجداد مجلس احرار میں تھے۔ جماعت اسلامی اور مجلس احرار نے پاکستان کے خلاف ووٹ دیا تھا۔

جناب سپیکر! قرارداد پاکستان کے بعد 23 جولائی 1947 کو partition of Punjab ہوئی۔ اگر چودھری ظہیر الدین صاحب ادھر ہیں تو وہ سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں۔ He is knowledgeable person۔ وہ ایک پڑھے لکھے ہیں چودھری اختر کو اتنا پتا نہیں ہے۔ یہ تو شاید چھٹی جماعت میں ہی چھوڑ گئے تھے۔ چودھری ظہیر صاحب آجائیں تو آپ ان سے پوچھ لیں۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! ان کو تو تاریخ کا ہی نہیں پتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔ یہ تو پانچویں چھٹی سے چھوڑ گیا تھا۔ Ch. Zaheer Sahib is highly respected to me and he knows۔ there were one Sikh and four Christian جنھوں

نے قائد اعظم محمد علی جناح کے کہنے پر ووٹ دیا۔ آپ کی سیٹ انتہائی قابل احترام ہے۔ آپ بھی انتہائی قابل احترام ہیں اور رہیں گے جو کچھ بھی میرے ساتھ ہوا ہے no problem لیکن میں آپ کا تاحیات خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ جدھر اللہ پاک کے نام اوپر لکھے ہیں ہم ساری زندگی آپ کا احترام کریں گے اور دل سے کریں گے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! لیکن اُس وقت دیوان بہادر سنگھ آپ کی سیٹ پر بیٹھے تھے۔

وہ یہاں پنجاب اسمبلی کے پہلے سپیکر تھے۔ I will wait for Ch. Zaheer Sahib. He is a very learned person وہ آپ کو بتائیں گے کہ انہوں نے ووٹ دیا اور پھر گورداسپور، نارووال اور وہاں کے بہت سے اضلاع کی partition of Punjab 23rd July 1947 کو ہوئی حالانکہ یہ تو کہتے ہیں کہ پاکستان 14 اگست 1947 کو بنا اور بہت سارے یہ بھی کہتے ہیں اور میں بھی اس کو مانتا ہوں کہ قرارداد پاکستان 23 مارچ 1940 کو پاس ہوئی تو اسی دن ہی پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اسی دن پاکستان بن گیا تھا anyhow کم علم بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ ذرا دھیان سے بولیں۔

جناب سپیکر! ان لوگوں نے جو ہمیں یہاں پر تبلیغ کر رہے تھے، جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے اپنا سکھ مذہب change کر کے چک جھمرہ میں زمینیں لے لیں۔ مجھے پتا ہے کہ مجھے وہاں پر قتل بھی کروایا جاسکتا ہے کیونکہ وہ روڈ ایسا ہے وہاں پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں کسی کی ذات کا نام نہیں لے رہا۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: چودھری اختر صاحب! آپ چک جھمرہ میں اکیلے نہیں رہتے۔ آپ مجھے بات کرنے دیں۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ مجھے بات کرنے دیں۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ میں کسی کا نام نہیں لے رہا۔ آپ پاکستان میں قائد اعظم پر Ph.D نہیں کر سکتے۔ آپ کو پتا ہے کہ پاکستان میں قائد اعظم پر Ph.D منع ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں۔ میں بہت دکھا ہوا ہوں۔ آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ نے جو پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے kindly آپ اس پر آجائیں۔ آپ کا جو موقف ہے آپ بالکل اس پر بولیں۔ میں سنوں گا اور پھر میں ادھر سے گورنمنٹ کو کہوں گا اور وہ آپ کو جواب بھی دیں گے۔ ہم جب irrelevant ہوں گے تو اسی طرح چیزیں الجھتی رہیں گی۔ آپ جو کہنا چاہتے ہیں وہ بالکل کہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کاش یہ اصول پر سوں بھی ہوتا۔ جب کسی بھی تحریک یا قرارداد کی مخالفت کی جاتی ہے تو پھر دونوں اطراف کو بولنے کا موقع دیا جاتا ہے لیکن پر سوں آپ نے ہمیں موقع نہیں دیا۔ آج آپ کہہ رہے ہیں کہ میں ادھر سے بھی جواب لوں گا۔

وزیر خزانہ (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کو تو in order کروائیں۔ آپ کا اتنا تو اختیار ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس in order ہے۔ ممبران چُپ ہیں آپ بولیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں اور اتنا سینیئر سیاستدان جس کو ہم نے سینیئر بنوایا تھا وہ یہاں کھڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: سردار صاحب کو پتا ہے کہ وہ کیسے سینیئر بنے تھے پھر بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ ہم ان کو ادھر سے لے کر گئے تھے۔ ان کو پتا ہے کہ ہم نے ان کو کیسے سینیئر بنوایا تھا۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کو اس لئے ختم کر رہا ہوں چونکہ آپ نے فرما دیا ہے کہ آپ وہی بات کریں تو میں اسی لفظ سے دوبارہ انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ خدا جانتا ہے کہ میں انتہائی

ادب کے ساتھ آپ کا احترام کرتا ہوں اور کرتا ہوں گا اور [*****] Thank you

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! سندھو صاحب میرے بڑے محترم بھائی ہیں۔ انہوں نے اپنی بات کا آغاز ہی conduct of Speaker پر اعتراض سے کیا ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جو الفاظ انہوں نے Chair سے متعلق کہے ہیں چاہے اچھے انداز میں کہے ہیں۔ انہوں نے بار بار کہا ہے کہ میں آپ کا احترام کرتا ہوں، میں آپ کا احترام کرتا ہوں لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ conduct of Chair کو question under لایا گیا ہے۔ میری استدعا ہوگی کہ اس کو expunge کر دیں۔ اس کے علاوہ ہمارے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ بے شک ریکارڈ پر ہے۔

جناب سپیکر: یہاں Chair کے بارے میں جو الفاظ کہے گئے ہیں۔ میں ان کو expunge کرتا ہوں۔ وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ میرے بھائی ہیں اور میرے لئے قابل احترام ہیں۔ اگر میری کسی بات سے یا میرے کسی conduct سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں ان سے معذرت چاہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج میں اس موضوع پر تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ یہ نظام قدرت ہے کہ کبھی ادھر والے ادھر اور ادھر والے ادھر ہوتے ہیں لیکن میں ایک چیز آپ کو categorically بتا رہا ہوں کہ کبھی بھی اور کوئی بھی چاہے دونوں اطراف میں سے کوئی بھی ہے وہ اپنے دل میں خیال مت لائے۔ آپ میرے لئے قابل احترام ہیں۔ میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ میرا بہت پرانا سیاسی سفر ہے جو میں نے اپوزیشن میں بھی گزارا ہے اور حکومت میں بھی گزارا ہے۔ اس لئے ہم نے ہاؤس کے وقار کو بھی دیکھنا ہے، ہاؤس کو بھی چلانا ہے اور عزت اور احترام سے چلانا ہے۔ میں نے یہاں وہ دور بھی دیکھے جب ایجنڈے کی کاپیاں ایک دوسرے پر پھینکی جاتی تھیں۔ میں نے پھر پولیس کو بھی دیکھا جو ہاؤس کے اندر آئی اور ہاؤس کا تقدس پامال ہوا۔ میری ذات کا جہاں تک تعلق ہے تو میں آپ کی اچھی باتیں بھی میں برداشت کروں گا اور آپ کی بُری باتیں بھی برداشت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کرے I would not bring that situation کہ جس میں خدا نخواستہ ہاؤس میں پولیس آئے، لوگ ہمارا مذاق اڑائیں اور ہمارا تقدس پامال ہو۔ I will try my level best کہ

میں نے آپ دونوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ میں آخر میں آپ سب سے ایک بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ جب میں order in the House کہتا ہوں تو چاہے حکومتی اراکین ہوں یا اپوزیشن کے اراکین ہوں۔ آپ سب کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔ راجہ صاحب! آپ کو اپنے ممبران کو چُپ کرانا چاہئے۔ میں دو دن پہلے ہونے والے واقعے کو condemn کر رہا ہوں۔ میں اس کو بالکل اچھا نہیں سمجھ رہا لیکن مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں ہاؤس کو مزید چلاؤں گا تو خرابی ہوگی۔ ڈاکٹر یا سمین راشد صاحبہ کی بات کے بعد میں خلیل طاہر سندھو صاحب سے کہہ رہا تھا کہ اب آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کریں لیکن ماحول اس طرح کا ہو گیا تھا جس طرح کہتے ہیں کہ "ایس تے مٹی پاؤ" ہم نے آگے چلنا ہے۔ ہم نے جمہوریت کو لے کر چلنا ہے۔ ہم نے جمہوری نظام کو لے کر چلنا ہے۔ ہم سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہم سب جمہوری نظام کا حصہ ہیں۔ اس ہاؤس میں کبھی بد مزگی بھی ہو سکتی ہے، تھوڑا بہت شور و غل بھی ہو سکتا ہے لیکن We have to move along with these bad tastes and good tastes ہم سوالات لیتے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال صاحب!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ہمارے فاضل دوست خلیل طاہر سندھو جو ہمارے Chief Whip بھی ہیں ان کی کل دل آزاری ہوئی تھی۔ راجہ صاحب نے بڑے اچھے انداز میں اس معاملے کو take up کیا اور معذرت بھی کی ہے۔ میری آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ آپ اسے اسی انداز میں wind up کر دیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، یہ بالکل ٹھیک ہے۔ چودھری صاحب! ہمارا آپ کے لئے بلکہ سب کے لئے عزت و احترام کا رشتہ ہے۔ یہ ساہا سال سے چل رہا ہے۔ کبھی ادھر اور کبھی اُدھر یہ تو ہوتا رہتا ہے لیکن ادھر کے حضرات کا ایک point of view ہے کہ انہوں نے اپنی گورنمنٹ کا point of view دینا ہے اور اپوزیشن کے حضرات نے اپنے قائدین کا point of view سامنے لانا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ سب کی عزت اور احترام ہو اور ہم اچھے طریقے سے چلیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

تحریر استحقاق بابت 20-2019 اور 2021 کے بارے میں مجلس استحقاقات

کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی تاریخ میں

توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، جناب علی اختر!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، 26، 29، 32، 3، 6، 8، 13، 26، 29

بابت سال 2020 - 26، 25، 24، 19، 18، 17، 16، 6، 4، 2021 سال بابت

25، 24، 23، 21، 19، 18، 17، 14، 12، 9، 7، 6، 2 سال 2022 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

30۔ دسمبر 2022 کے تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، 26، 29، 32، 3، 6، 8، 13، 26، 29

بابت سال 2020 - 26، 25، 24، 19، 18، 17، 16، 6، 4، 2021 سال بابت

25، 24، 23، 21، 19، 18، 17، 14، 12، 9، 7، 6، 2 سال 2022 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں

30۔ دسمبر 2022 کے تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

" تحریک استحقاق نمبر 1، 6، 17، 25، 26، 29، 32، 3، 6، 8، 13، 26، 29

بابت سال 2020 - 26، 25، 24، 19، 18، 17، 16، 6، 4، 2021 سال بابت

25، 24، 23، 21، 19، 18، 17، 14، 12، 9، 7، 6، 2 سال 2022 کے بارے

میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی ميعاد میں
30۔ دسمبر 2022 کے تک توسيع کر دی جائے۔
(تحريك منظور ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (۔۔ جاری)

جناب سپیکر: جی، توسيع ہو گئی۔ اب ہم سوالات لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1271 جناب محمد ارشد
ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال
چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!
چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2666 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے طریق کار اور زونز میں تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*2666: چودھری اختر علی: کیا آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں پراپرٹی ٹیکس
کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں ہیں؟
(ب) پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟
(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور کو کتنے زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟
(د) ہر زون میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں ان کا انچارج کون ہوتا ہے؟
(ه) ہر زون سے سال 19-2018 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟
(و) سب سے زیادہ ٹیکس کس علاقہ سے وصول ہوا؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی):

(الف) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے 477 ملازمین تعینات ہیں جبکہ پراپرٹی ٹیکس
کے 5 دفاتر ہیں جو علی کمپلیکس بلڈنگ سینڈ فلور، 23 ایپرس روڈ لاہور، ایکسٹرنل اینڈ

ٹیکسیشن آفس فریڈ کوٹ روڈ بلڈنگ لاہور، 20-19 M19 ماڈل ٹاؤن لاہور، 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور ریلوے روڈ راینونڈ میں واقع ہیں۔

- (ب) لاہور میں پراپرٹی ٹیکس Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ ہر مالی سال کے آغاز میں تمام ٹیکس گزاران کو 30 ستمبر تک 5 فیصد رعایت کے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اگر کوئی ٹیکس گزار 5 فیصد رعایت سے مستفید نہ ہوتا ہے تو بعد ازاں ہر ماہ 1 فیصد سرجارج کے حساب سے اصل ٹیکس کی ادائیگی کے ساتھ یہ جرمانہ وصول کیا جاتا ہے۔ ٹیکس کی عدم ادائیگی پر پراپرٹی کی قرقی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔
- (ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے لاہور کو 18 زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- (د) ہر زون میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد اور ان کے سرجارج کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ہر زون سے سال 2018-19 کے دوران وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) لاہور میں سب سے زیادہ ٹیکس زون نمبر 5 سے 615.981 ملین روپے وصول کیا گیا۔ اس زون میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان وغیرہ کے علاقہ جات شامل ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ انہوں نے جز (ب) کے جواب میں کہا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی بذریعہ نوٹس PT-10 عمل میں لائی جاتی ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں جو ٹیکس ڈیفالٹرز ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور جو آفیسرز ان ٹیکس ڈیفالٹرز کے خلاف ایکشن لینے میں کامیاب نہیں ہو سکے اور کیا ان آفیسرز اور ان کے ماتحت لوگوں کے خلاف محکمہ نے کوئی ایکشن لیا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟ جی، نکلی صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے اب جو سوال کیا ہے یہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں کیونکہ انہوں نے تعداد کا تو پوچھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس کے علاوہ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جو ٹیکس گزار ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور جن لوگوں نے ٹیکس نہیں دیا کیا محکمہ نے ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کیا آپ کے سوال میں یہ بات تھی؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! ان کے سوال میں یہ بات نہیں تھی۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ پراپرٹی ٹیکس لاہور میں کس طریق کار کے تحت وصول کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! طریق کار بتا دیا گیا ہے۔ یہ جو سوال کر رہے ہیں وہ نیا سوال بنتا ہے۔ یہ نیا سوال کریں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنے لوگ ٹیکس دیتے ہیں، کتنے لوگ ٹیکس نہیں دیتے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جاتی ہے۔ آپ نے اپنے سوال میں اصولاً یہ نہیں پوچھا۔ اس کے لئے چودھری صاحب آپ ایک نیا سوال کر لیں۔ آپ اتنی minute detail پوچھ رہے ہیں۔

چودھری اختر علی: میرے خیال میں یہ محکمہ سوال ہے اور اگر اس کی definition میں جائیں جو جز (ب) میں ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! اس میں definition تو نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس کی definition یہی بنتی ہے کہ ٹیکس گزاروں کی تعداد کتنی ہے، کتنے لوگوں نے ٹیکس دے دیا ہے اور کتنے لوگوں نے نہیں دیا؟ جس طرح آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کا طریق کار وضع کریں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب! آپ نے طریق کار ہی پوچھا ہے۔

چودھری اختر علی: منسٹر صاحب اس کا طریق کار بتادیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکلئی): جناب سپیکر! میں نے سوال کے جواب میں طریق کار بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے کیا طریق کار بتایا ہے کیونکہ آپ نے جواب میں Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 کا حوالہ دیا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکلئی): جناب سپیکر! میں نے ان کو بتایا ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے 10-PT کے تحت نوٹس جاری کیا جاتا ہے، اُس کے بعد وصولی کی جاتی ہے اور جو شخص دو ماہ میں پراپرٹی ٹیکس نہیں دیتا اُس پر surcharge لگایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر: پانچ فیصد رعایت بھی دی جاتی ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکلئی): جو given time یعنی دو ماہ کے اندر ٹیکس جمع کروا دیتا ہے اُس کے لئے پانچ فیصد رعایت ہے لیکن جو لوگ دو ماہ میں ٹیکس نہیں دیتے اُس پر ایک فیصد surcharge لگتا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ویسے اصولی طور پر یہ نیا سوال بنتا ہے۔ اب آپ اتنی باریکیوں میں جارہے ہیں کہ کون کون ٹیکس دے رہا ہے، کون نہیں دے رہا اور جو ٹیکس نہیں دے رہا اُس کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ آپ نے صرف طریق کار پوچھا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال 2019 کا ہے اور اب 2022 ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں۔

چودھری اختر علی: اب جو ground reality ہے اُس کا نہیں پتا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! مہربانی کر کے ایک منٹ تشریف رکھیں۔ راجہ صاحب! ہم نے ایک کمیٹی بنائی تھی جس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے حضرات شامل تھے اور کہا گیا تھا کہ سب بیٹھ کر ایک لائحہ عمل بنائیں گے۔ کمیٹی میں ملک ندیم کامران صاحب بھی تھے اور طاہر صاحب کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ کیا آپ نے اس کا کوئی طریق کار بنایا ہے، اگر بنایا ہے تو explain کر دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر آپ کو یاد ہو تو ہم نے رپورٹ بھی ایوان میں پیش کر دی تھی۔ ہم نے طے یہ کیا تھا کہ، 2018، 2019 اور 2020 کے سوالات نہیں لئے جائیں گے اور صرف 2021-2022 کے سوالات لئے جائیں گے۔ Now it's up to the Assembly Secretariat تو یہ 2019 کے سوالات کیوں لے آتے ہیں لہذا اب یہ سوالات نہیں لانے چاہئیں۔ ہم نے ممبران کو request کی تھی کہ اگر کوئی معزز ممبر اپنے سوال کو repeat کرنا چاہتا ہے تو وہ fresh question کر دے جس کو priority پر لیا جائے گا اور یہ طے ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس میں کوئی time limit رکھا گیا تھا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ طے ہو گیا ہے اور دوبارہ مینٹنگ کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس بات پر consensus ہو گیا تھا کہ پرانے سوالات یعنی سال 2018، 2019، 2020 کے نہیں لیں گے جبکہ 2021 اور 2022 کے سوالات لیں گے لہذا اسمبلی سیکرٹریٹ صرف 2021 اور 2022 کے سوالات لائے۔

جناب سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ آج کے بعد 2019 کے سوالات نہ لائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جس طرح محترم راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ طے ہو گیا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کو نہیں بلایا گیا۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے باقاعدہ جو رپورٹ پیش کی تھی اُس میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے مخدوم عثمان محمود موجود تھے جن کے دستخط موجود ہیں۔ گزشتہ اجلاس میں جب رپورٹ پیش ہوئی تو اُس وقت میرے بھائی

سندھو صاحب نے اعتراض اٹھایا تھا اور جو بات وہ ابھی کر رہے ہیں یہ پہلے کر چکے ہیں جس پر آپ نے کہا تھا کہ اگر انہیں کوئی اعتراض ہے تو بتائیں۔

جناب سپیکر: میں ابھی بھی یہی کہہ رہا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اُس کمیٹی میں کیا مخدوم صاحب ممبر تھے؟

جناب سپیکر: جی، مخدوم صاحب بالکل ممبر تھے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: ملک ندیم کامران صاحب کمیٹی کے ممبر تھے۔

جناب سپیکر: کیا یہاں مخدوم صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟ کمیٹی میں ملک ندیم کامران صاحب بھی ممبر تھے۔ رانا صاحب! ہم ایسا کرتے ہیں کہ جو رپورٹ بنائی گئی ہے وہ آپ کے ساتھ share کر لیتے ہیں لہذا آپ اس کو دیکھ لیں اور اگر اس میں کوئی amendment کرنی ہے تو وہ بھی کر لیتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب یہ بات clear ہو گئی ہے۔ بے شک اس کمیٹی میں خلیل طاہر سندھو، ملک ندیم کامران بھی بیٹھ جائیں اور سابق سپیکر رانا اقبال صاحب تجربہ کار ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں۔

رانا محمد اقبال خان: رپورٹ ہمیں فراہم کر دیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی کمیٹی کی رپورٹ آپ کے ساتھ ابھی share کر دیتے ہیں۔ اب 2019 کے سوالات take up نہ ہی کریں تو بہتر ہے۔ جی، چودھری اختر علی! آپ اپنی بات کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (و) کے متعلق میرا سوال تھا کہ لاہور میں سب سے زیادہ کس زون سے ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے؟ اس کا جواب آیا کہ زون 5 میں سب سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جس میں گلبرگ، جیل روڈ، شادمان اور دیگر علاقہ جات آتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ ان علاقہ جات سے جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے وہ بلڈنگز اور پلازوں کی دکانوں کی measurement کے

حساب سے لیا جاتا ہے یا کوئی fix ٹیکس ہے؟ کیا floor wise یا measurement کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی): جناب سپیکر! measurement یعنی square fit کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری اختر علی صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4165 ہے، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جو اب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں شراب کشید کرنے کی فیٹریوں کی تعداد اور

ان کی سالانہ پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*4165: چودھری اختر علی: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں شراب کشید کرنے کی فیٹریاں کتنی اور کہاں کہاں پر ہیں نیز سال 2018-19 میں ان کی سالانہ پیداوار کیا تھی؟

(ب) مذکورہ سالوں میں صوبہ بھر میں شراب کی کھپت کے اعداد و شمار کیا ہیں؟

(ج) کیا مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر کوئی ایکسائز ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے، اگر ہاں تو کس حساب سے اور مذکورہ سال کے دوران کتنی رقم اس مد میں وصول کی گئی؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

(الف) پنجاب میں شراب کشید کرنے کی صرف ایک فیٹری میسرز مری بروری کمپنی لمیٹڈ، راولپنڈی ہے جس کی سال 2018-19 میں کل پیداوار LP 2,336,954 گیلن تھی

جس میں سے LP 571588.8 گیلن شراب پنجاب میں فروخت ہوئی۔

(ب) مذکورہ سالوں میں صوبہ بھر میں شراب کی کل کھپت LP 942,551 گیلن ہے۔

(ج) مقامی طور پر تیار کی جانے والی شراب پر ڈیوٹی 600 روپے فی LP گیلن کے حساب سے وصول کی جاتی ہے۔ سال 2018-19 میں شراب پر ڈیوٹی 3,42,953,280 روپے وصول کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں شراب کشید کرنے کی صرف ایک فیکٹری مینسز مری بروری کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی ہے۔ کیا اس کے علاوہ بھی کسی کمپنی کے پاس لائسنس ہے یا کوئی under process ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! پنجاب میں کوئی under process ہے اور نہ کوئی اور کمپنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی اور کمپنی ہے اور نہ ہی under process ہے۔ صرف ایک ہی مری بروری کمپنی ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جی، ایک ہی مری بروری کمپنی ہے۔ جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2671 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہ ہیں لہذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3812 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ لیکن وہ موجود نہ ہیں لہذا ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: السلام علیکم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4116 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں منشیات کے تدارک کے لئے این جی اوز کے

کام کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4116: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا صوبہ بھر میں منشیات کے عادی افراد کے لئے کوئی حکومتی ادارہ کام کر رہا ہے؟
- (ب) منشیات کے عادی افراد کے لئے صوبہ بھر میں کون سی این جی اوز کام کر رہی ہیں اور ان این جی اوز کا حکومت کے ساتھ کس حد تک تعاون ہے نیز ان کی کارکردگی رپورٹ پیش کی جائے؟
- (ج) حکومت منشیات کی روک تھام اور منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کیسے عمل میں لاتی ہے؟
- (د) کیا سکول اور کالج کے احاطوں میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف کوئی خاص حکمت عملی اختیار کی گئی ہے؟
- (ہ) کیا حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی ہیپ لائن بنائی گئی ہے جس پر کسی قسم کی اطلاع دی جاسکے یا متعلقہ معلومات حاصل کی جاسکیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلہی):

- (الف) صوبہ بھر میں منشیات کے عادی افراد کی بحالی کے لئے محکمہ صحت اور محکمہ سوشل ویلفیئر کام رہے ہیں۔
- (ب) محکمہ سے متعلقہ نہ ہے۔
- (ج) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مختلف ادارے مثلاً اینٹی نارکوٹکس فورس، پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ ٹھوس معلومات کی بنیاد پر منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں اور ان کے خلاف FIR درج کرواتے ہیں۔
- (د) تعلیمی اداروں میں محکمہ ہائر ایجوکیشن کمیٹی جس کی صدارت منسٹر ہائر ایجوکیشن کرتے ہیں، کے ساتھ مختلف نمایاں سماجی شخصیات، ضلعی محکموں کے سربراہان اور عوامی نمائندے مل کر نوجوان نسل خصوصاً طلباء کو منشیات اور ان کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہی دی جاتی ہے اور مختلف مربوط غیر نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کر کے نوجوان نسل کی شمولیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں والدین کو بھی شریک کار کے طور پر شامل کیا گیا ہے کہ وہ اپنی اولاد پر بھرپور توجہ دیں اور ناموافق توقعات استوار نہ کریں اور بچوں کی فطری میلان کے تحت پرورش و پرداخت کریں۔ ہر سال 26 جون کا دن

منشیات کے خلاف کے طور پر منایا جاتا ہے اور اس دن منشیات کے استعمال کے خلاف آگاہی کے لئے واک اور سیمینار بھی منعقد کئے جاتے ہیں۔

(ہ) متعلقہ محکمہ کی ویب سائٹ وغیرہ پر رابطہ کر کے کسی قسم کی اطلاع دی جاسکتی ہے اور معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ لاہور کے 120 مقامات ہیں جہاں سے منشیات بڑی آسانی سے میسر ہوتی ہے۔ محکمہ صحت اور سوشل ویلفیئر کس طرح یہ کام کر سکتے ہیں جبکہ پورا شہر منشیات کے زرنے میں ہے جس سے امیر و غریب کے بچے منشیات کا شکار ہو رہے ہیں؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر خصوصی توجہ کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکی): جناب سپیکر! یہ ہمارے محکمہ کے purview میں نہیں آتا بلکہ منشیات کے عادی افراد کی rehabilitation کا کام محکمہ سوشل ویلفیئر کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ جو شکایت کر رہی ہیں آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالیں کیونکہ یہ sensitive issue ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکی): جی، محترمہ تشریف لے آئیں تو میں اس کا کوئی حل بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4166 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب کی فراہمی

اور چیکنگ کے نظام سے متعلقہ تفصیلات

*4166: چودھری اختر علی: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے کچھ ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے، اگر ہاں تو ان کے نام کیا ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کو لائسنس L-2 جاری کئے ہوئے ہیں جن کی زوسے یہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر ملکیوں کو حسب ضابطہ شراب فروخت کرتے ہیں، اگر ہاں تو وہ ضابطہ کیا ہے تفصیلاً بیان کریں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کو شراب فروخت کے مجاز افراد کو پرمٹ جاری کئے جاتے ہیں، اگر ہاں تو یہ پرمٹ کون جاری کرتا ہے اور اس کی شرائط کیا ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں میں شراب کی فروخت کی چیکنگ کرنے کے لئے کوئی افسران مقرر ہیں، اگر ہاں تو ان کے نام اور کب سے تعینات ہیں؟
- (ہ) کیا ان ہوٹلوں میں سے کسی نے شراب کی فروخت میں حکومت کے قواعد کی خلاف ورزی کی، اگر ہاں تو سال 2018-19 میں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، ان کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ لاہور میں کچھ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ ان ہوٹلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- میسرز پرل کاسٹینینٹل ہوٹل، لاہور

2- میسرز فور پوائنٹس ہائی شیراٹن ہوٹل، لاہور

3- میسرز آداری ہوٹل، لاہور

4- میسرز ایمبیڈر ہوٹل، لاہور

- 5- میسرز فلیڈیز ہوٹل، لاہور (جو کہ معطل ہے)
- 6- میسرز یونیکارن پریسٹج ہوٹل، لاہور (تجدید کا کیس عدالت میں زیر سماعت ہے)
- (ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ حد آرڈر 1979 کے تحت مذکورہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر مسلم غیر ملکیوں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں جن کے پاس بالترتیب پر مٹ PR-I اور پر مٹ PR-II ہوتے ہیں۔
- (ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ ہوٹلوں کے پاس شراب کی فروخت کے لائسنس L-2 موجود ہیں۔ حد آرڈر 1979 کے تحت مذکورہ ہوٹل غیر مسلم پاکستانیوں اور غیر مسلم غیر ملکیوں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں جن کے پاس بالترتیب پر مٹ PR-I اور پر مٹ PR-II ہوتے ہیں جو کہ ہر ضلع کا Prohibition Officer حد آرڈر 1979 کے تحت جاری کرتا ہے جس کی بنیادی شرائط درج ذیل ہیں۔
- 1- غیر مسلم پاکستانی جس کی عمر 21 سال ہو۔
- 2- غیر مسلم غیر ملکی جس کے پاس اصل پاسپورٹ اور پاکستان میں قیام کا ویزہ ہو۔
- (د) مذکورہ ہوٹلوں پر براہ راست کوئی ایکسائز آفیسر یا اہلکار تعینات نہ ہے تاہم فیسوں اور taxes کی وصولی کے لئے ضلع لاہور میں دو ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- 1- فیصل شہزاد تاریخ تعیناتی 25.09.19
- 2- سفیر عباس تاریخ تعیناتی 25.09.19
- (ہ) مذکورہ ہوٹلوں نے سال 19-2018 کے دوران ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کے قواعد و ضوابط کی کوئی خلاف ورزی نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے متعلق ہے۔ لائسنس L-2 کے تحت جو ہوٹل شراب فروخت کرتے ہیں ان کی تعداد انہوں نے چھ بتائی ہے۔ جن ہوٹلوں کو

لائسنس دیئے گئے ہیں کیا ان کی documentation پر دیئے گئے ہیں یا throughout پر انے لائسنس ہی چلے آ رہے ہیں اور کیا بغیر renewal کے ہر سال لائسنس جاری کر دیا جاتا ہے نیز لائسنس جاری کرنے کی اتھارٹی کون ہے؟ منسٹر صاحب اس کی تشریح فرمادیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): ڈی جی ایکسائز کے پاس لائسنس جاری کرنے کی اتھارٹی ہے لیکن لائسنس پر انے چل رہے ہیں جبکہ کوئی نیا جاری نہیں کیا گیا۔ ایک لائسنس جاری کیا گیا تھا جس کا ہائی کورٹ میں stay چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ پرانے لائسنس ہی چل رہے ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جی، پرانے ہی چل رہے ہیں اور ہر سال ان کی renewal ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: لائسنس کی توسیع ہوتی ہے اور ڈی جی ایکسائز اس کی اتھارٹی ہیں۔ جی، چودھری اختر علی! چودھری اختر علی: جناب سپیکر: میرا اگلا ضمنی سوال ہے کہ ان ہوٹلوں میں غیر مسلم پاکستانی اور غیر ملکی غیر مسلم لوگ جن کے پاس شراب کا پر مٹ I-PR اور پر مٹ II-PR ہوتے ہیں۔ ان پر مٹ I-PR اور II-PR کے تحت ہوٹل ان کو شراب فروخت کرتے ہیں۔ لیکن میرے مشاہدے کے مطابق لاہور کے ان پانچ ہوٹلوں کے باہر رات 10-9 بجے کے بعد ہوٹل ہی کے ملازم Excise Department کے ساتھ مل کر کسی بھی عام شہری کو شراب فروخت کر رہے ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے اوپر محکمہ کی طرف سے کوئی check and balance ہے؟ محکمہ کی طرف سے کوئی force اس کو check کرتی ہے اور کوئی محکمہ کو monthly report submit کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Point of Personal Explanation

جناب سپیکر: خلیل طاہر صاحب! منسٹر صاحب پہلے بات کر لیں پھر آپ بات کر لیں جی، منسٹر صاحب! وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! جو black-marketing ہوتی ہے اس کا کوئی record نہیں ہوتا اگر کوئی چوری چھپے شراب بیچتا ہے تو اس

میں محکمہ کا کوئی قصور تو نہیں ہے۔ لیکن جتنی بھی factory سے consignment آتی ہیں اس کا check and balance ہوتا ہے اور باقاعدہ record maintain کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، خلیل طاہر صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں میرا Point of Personal Explanation یہ ہے۔ کہ غیر مسلم کو شراب کے پرمٹ دیئے جاتے ہیں۔ انتہائی ادب و احترام کے ساتھ میں نے پہلے بھی راجہ بشارت صاحب کی موجودگی میں یہ بات کی تھی لیکن انہوں نے مجھے کسی ایک وجہ سے منع کر دیا تھا میں چپ ہو گیا تھا ان کو یاد ہو گا۔ آج بھی میں یہ کہتا ہوں قرآن پاک جو ہماری آخری کتاب ہے اس میں بھی شراب ممنوع اور حرام ہے۔ اس طرح بائبل مقدس میں بھی شراب حرام ہے۔

جناب سپیکر: خلیل طاہر صاحب! بائبل میں بھی شراب حرام ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، بائبل میں بھی حرام ہے۔ بائبل میں لکھا ہوا ہے خداوند نے فرمایا ہے کہ شراب پینے والا اور زنا کرنے والا خدا کی بادشاہی یعنی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ حرام کا ایک قطرہ اگر حلال میں پڑ جائے تو سارا کچھ حرام ہو جاتا ہے۔ راجہ بشارت اور آصف مکئی صاحب سے عرض کرنا چاہوں گا کہ اس شراب کا tax ہمارے federal budget میں شامل ہوتا ہے۔ وہ بجٹ اٹھارویں ترمیم سے پہلے بھی اور بعد میں بھی صوبوں کو بھی ملتا ہے اس سے صدر پاکستان، sweeper اور speaker سب تنخواہ لیتے ہیں تو کیا ہم سارے حرام کھا رہے ہیں نعوذ باللہ سر آپ بھی اس میں سے تنخواہ لیتے ہیں اور ہم سب بھی میرے سمیت اس میں سے تنخواہ لیتے ہیں۔ لہذا حرام کا ایک قطرہ حلال میں پڑ جائے تو سب کچھ حرام ہو جائے گا۔ خدا کے لئے میں اپنے بھائیوں کو بھی کہتا ہوں یہ ہم پر نہ تھوپا جائے۔ 1979 میں ایک aristocrat شراب آتی تھی India سے تو اس وقت کے مرد مومن مرد حق جس نے historical dishonesty کی اس نے Federal Secretary Punjab سے کہا کہ آپ Christians کو پرمٹ دے دیں اس کے متعلق کسی سے پوچھا بھی نہیں گیا اور لوگوں کو پرمٹ دے دیئے گئے whatever جو بھی ہوا لیکن آج میں دوبارہ مکئی صاحب آپ سے اور department سے

request کر رہا ہوں۔ ایک تو میرے سمیت جتنے بھی male members ہیں ان سب کا test کروایا جائے اور ان سب کو اسلامی سزا دی جائے لہذا آج کے بعد یہ سوال نہ آئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اللہ تعالیٰ کا نام لیا جا رہا تھا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ is great اللہ اکبر۔ میری یہ آپ سے humble submission ہوگی ہم سب unanimously میرے بھائی گل صاحب، یعقوب صاحب اور حبیب کوک صاحب اور دوسرے بھائی بھی بیٹھے ہیں خدا کا واسطے یہ کلنک کا ٹیکہ اور بدنامی کا ٹیکہ ہمارے سر سے اتار دیں۔ نکئی صاحب سے request کرتا ہوں کہ اس حرام tax کو ہم نہ کھائیں آپ ریاست مدینہ کہتے ہیں اور ریاست مدینہ میں حرام نہیں کھایا جاتا اور دوسرا جتنے بھی male members ہیں سب کے نام میں دے دیتا ہوں ان سب کے test کروائیں جس کا test positive آئے اس کو کوڑے مارے جائیں جو اسلامی سزا ہے۔ جو بھی یہ شراب پیتا ہے شراب فروخت کرتا ہے۔ لیکن ہمارے minorities کے نام پر یہ جو شراب کے پرٹ کا کاروبار ہے یہ میں آپ سے humble submission کرتا ہوں اس کو بند کر دیا جائے اور دوسرا انہوں نے Ramada Hotel and Royal Swiss Hotel کو بھی license دیا ہوا ہے ان کا نام یہ بھول گئے ہیں۔ نکئی صاحب آپ کے department نے آپ کو جواب غلط دیا ہے۔ پیرونگے شاہ کے بیٹے سے انہوں نے 50 کروڑ روپے کھائے تھے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکر یہ، میں دو مختصر سی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ میرے بھائی نے اپنے مذہب کے حوالے اور اپنی کتاب کا حوالہ دے کر کہا ہے کہ "شراب حرام ہے" ہم مان لیتے ہیں لیکن یہاں پر لفظ لکھا ہوا ہے "غیر مسلم" غیر مسلم Christianity نہیں ہیں، پہلی بات۔

جناب سپیکر: صرف Christian نہیں ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ) جناب سپیکر! یہ صرف غیر مسلم Christian نہیں ہیں بلکہ باقی لوگ بھی ہیں۔ دوسرے نمبر پر غیر ملکی بھی جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان کے لئے یہ کیا جاتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ میرے محترم بھائی نے کہا کہ "حرام کا قطرہ شامل کیا جاتا ہے" تو میں آپ کے توسط سے ان تک یہ بات پہنچانا چاہوں گا، کیونکہ انہوں نے کہا کہ کہ Federal tax ہے جو کہ Federal Government کی طرف سے آتا ہے تو حرام کا قطرہ آپ شامل کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آئیں چونکہ آپ کی Federal Government ہے تو حرام کا قطرہ کیوں شامل کر

رہے ہیں۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس ایوان میں ہندو، سکھ اور Christian مذاہب کے لوگ بھی بیٹھے ہیں تو اگر کسی بھی مذہب میں شراب حلال ہے تو ہم اسے بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ شراب کسی بھی مذہب میں حلال نہیں ہے جس کا شاید راجہ صاحب کو پتہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! پہلے آپ راجہ صاحب کا جواب سن لیں پھر آپ اپنی بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب وفاق یا صوبہ کی بات نہ کریں کیونکہ پاکستان کے اندر ہر مذہب میں شراب حرام ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ تشریف رکھیں اور راجہ صاحب کو اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے اپنی طرف سے تو کچھ بھی نہیں کہا۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں

پر احتجاج کے لئے کھڑے ہو گئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہیں کہوں گا۔ میں صرف اس بات کو

refer کر رہا ہوں جو میرے بھائی نے کی ہے۔ میرے بھائی نے کہا ہے کہ یہ Federal tax ہے جو کہ Federal Government کی طرف سے آتا ہے۔ شراب پر وہ ٹیکس لگاتے ہیں جو کہ Provincial Governments کو آتا ہے تو Provincial Government سے ہم سب تنخواہیں بھی لیتے ہیں اور ہماری کمائی میں حرام شامل ہو رہا ہے۔ یہی انہوں نے کہا ہے تو میں ان سے یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ آپس میں ہم ان لوگوں کی مذمت کریں جو آج آپ کو حرام کھلا رہے ہیں کیونکہ Federal Government ان کی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ساڑھے تین سال تک تو عمران خان کی حکومت تھی تو ہم عمرانی حکومت کے ساڑھے تین سال تک حرام کھانے کی مذمت کرتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! طارق گل صاحب نہ صرف خود شراب پیتے ہیں بلکہ یہ فروخت بھی کرتے ہیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! Federal Government ان کی ہے تو یہ حرام کھلا رہے ہیں کیونکہ اب تو عمران خان کی Government نہیں ہے۔ **جناب طارق مسیح گل:** جناب سپیکر! یہ مقدس ایوان ہے جہاں پر میں کھڑے ہو کر چیلنج کرتا ہوں کہ میرا بھی ٹیسٹ کروایا جائے اگر اس میں ایک قطرہ بھی شراب نکلا تو میں خود کو شوٹ کر لوں گا اور رانا شہباز صاحب کا بھی ٹیسٹ کروایا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز اقلیتی ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے

احتجاج کرتے ہوئے جناب سپیکر کے ڈانس کے سامنے آگئے)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر رانا محمد اقبال خان اور چودھری محمد اقبال معزز اقلیتی

ممبران حزب اختلاف کو واپس اپنی نشستوں پر لے آئے)

جناب سپیکر: سندھو صاحب! بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کسی کامیڈیکل ٹیسٹ نہیں کروا سکتی۔

جناب حبیب کوک رفیق بابو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! شکریہ، میں خلیل طاہر سندھو کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ ہمیں اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ کوئی شراب پیئے یا فروخت کرے لیکن اس کے ساتھ جو غیر مسلم نتھی کیا جاتا ہے خدا را! اسے ختم کریں۔ جس جگہ پر لکھا ہے غیر ملکی تو غیر ملکوں کے ساتھ بھی غیر مسلم غیر ملکی لکھا ہوا ہے۔ یہ لعنت کیوں ہمارے منہ پر پھینکی جا رہی ہے؟ میری گزارش ہے کہ غیر مسلم کا لفظ ختم کر دیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے کہ جو مرضی پیئے یا فروخت کرے، قانون جانے اور وہ جانے تو لہذا ہمارے مذہب کو بدنام نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب حبکوک رفیق بابو: جناب سپیکر! میری اک ہور وی گل سُن لو کہ اس ہاؤس دے وچ سکھ دوست وی بیٹھے نیں، اس ہاؤس دے وچ ہندو دوست وی بیٹھے نیں تے اس ہاؤس دے وچ Christian دوست وی بیٹھے نیں۔ کوئی بالکل حمایت نہیں کرے گا کیونکہ کسے دے مذہب وچ شراب پین دی اجازت نہیں اے۔ میں خلیل طاہر سندھو صاحب نوں request کراں گا کہ اک قرارداد پیش کر دین جیدی ہاؤس حمایت کرے کہ ایہدے نالوں لفظ "غیر مسلم" حذف کردتا جاوے سانوں بالکل کوئی اعتراض نہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات بڑی جائز ہے۔

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ راجہ صاحب توں بعد سردار جی تسی اپنی گل کر لینا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، بات یہ ہے کہ میں اس بات کو الجھانا نہیں چاہ رہا بلکہ میں تو صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ جن

خیالات کا اظہار خلیل طاہر سندھو صاحب نے کیا ہے۔ انہوں نے Federal Government کا خود ذکر کیا۔ میں نے نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے نہیں کیا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اب عمران خان کی حکومت نہیں ہے بلکہ میاں شہباز شریف کی حکومت ہے۔ یہ معزز ایوان Federal Government کے اس Act کو condemn کرتا ہے اور اگر وہ وہاں پر قانون میں ترمیم لے آئیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آخری بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ جو آج یہاں پر کھڑا ہوا ہے تو یہ کوئی پہلی بار نہیں ہو بلکہ ہمیشہ سے جب بھی ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن کے سوالات ہوتے ہیں تو یہ مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ہمارا Provincial جٹ آتا ہے تو اس میں ایک "head" فیون ہے Opium کے حوالے سے ٹیکسیشن کا ہمارا ایک head ہے جس پر اعتراض شروع ہو جاتا ہے حالانکہ افیون ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ بہر حال میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمارے Christian بھائی جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں یا ہمارے دوسرے غیر مسلم بھائی جو اس وقت ہاؤس میں موجود ہیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ اس کو ختم کیا جائے تو وہ پرائیویٹ ممبر کے طور پر بل لے آئیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی اپنی کمیونٹی ان کے ساتھ کھڑی نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے ہم اس حوالے سے ایک بل لے کر آئیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ٹھیک ہو گیا۔ ہم اس حوالے سے بل لائیں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، بالکل یہ بل لائیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ سندھو صاحب! آپ بل لے آئیں تو یہ بات ختم ہوتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ پرائیویٹ بل لائیں تو ان کی اپنی کمیونٹی ان کے ساتھ نہیں کھڑی ہوگی۔ مجھے پتہ ہے کہ جب ہم بل لائیں گے اور واقعی راجہ صاحب ہماری کمیونٹی کو ہمارے ساتھ نہیں کھڑا ہونے دیں گے۔ شکر یہ

جناب سپیکر: جی، مہندر پال سنگھ صاحب!

جناب مہندر پال سنگھ: جناب سپیکر! شکریہ، میرے خیال میں راجہ بشارت صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے لیکن ایک چیز ہے کہ پاکستان میں شروع سے ہی یہ چیز چل رہی ہے کہ اقلیتوں کے نام پر شراب کے لائسنس جاری ہوتے ہیں۔ ہمارے کئی سکھ بھائیوں نے بھی لائسنس جاری کروائے ہوئے ہیں اور کئی مسیحی برادری کے لوگوں نے بھی لائسنس جاری کروائے ہیں لیکن ہمارے مذہب میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اگر اس کی اجازت اسلام میں نہیں ہے تو ہمارے مسلمان بھائی کے نام پر شراب کا لائسنس جاری نہیں ہو سکتا تو پھر ہمارے مذہب کو بھی دیکھنا چاہئے کیونکہ اگر ہمارے مذہب میں اجازت نہیں تو ہمارے نام پر بھی وہ لائسنس جاری نہیں ہونا چاہئے۔ یہ میری ایک گزارش ہے کہ کم از کم ہمارا نام use نہ ہو کیونکہ اس سے ہمارے "گروؤں" کی بے ادبی ہوتی ہے کہ جب انہوں نے اجازت نہیں دی تو اس طرح سے ہمارا نام استعمال نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ کی بات ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی صاحب کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال تو سن لیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ ساری بحث تو آپ کے سوال کی وجہ سے ہی تو شروع ہوئی ہے۔ (تہقہہ) چودھری اختر علی: جناب سپیکر! بڑی ڈورر س بحث ہوئی ہے اور پارلیمنٹ کے اندر ایسی بحث ہونی چاہئے کیونکہ بحث پارلیمنٹ کا حُسن ہے تو اسے ہونا چاہئے۔ اسے لفظوں میں ہونا چاہئے لیکن کسی کے مذہب کو پامال اور criticize نہیں کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مذہب پر کسی نے criticize نہیں کیا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ہمارے لئے سب اہم ہیں۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جُڑ (ب) میں ہے کہ ایک لائسنس شراب فروخت کرنے والے کا ہے اور دوسرا شراب خریدنے والے کا۔ یہاں PR-I اور PR-II لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! PR-I پاکستانیوں کے لئے ہے اور PR-II غیر پاکستانیوں کے لئے ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! یہ چیلنج کر لیں۔ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ میں نے غلط جواب دیا ہے یہ چیلنج کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں۔ The Prohibition (Enforcement of Hadd) Order 1979, Article (3), (4), (5), (16), (17) and (22) ہے یہاں ان کے سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں یہ ان سے پوچھ لیں۔ اس کی یہ تعریف نہیں ہے جو میرے بھائی کلٹی صاحب فرما رہے ہیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! اگر یہ تعریف نہیں ہے تو یہ چیلنج کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے چیلنج کر دیا ہے۔ ویسے منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں میں ان کو کیسے چیلنج کر سکتا ہوں لیکن چونکہ میں ایک lawyer بھی ہوں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آخر خلیل طاہر سندھو صاحب وکیل بھی ہیں۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلٹی): جناب سپیکر! انہوں نے ایک تیرہ بنایا ہوا ہے کہ یہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اور طاہر سندھو صاحب اکٹھے بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کریں۔ چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ابھی بھی آپ کا سوال ہے؟ کافی ہو گیا ہے، بس کر دیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4167 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ڈی جی ایکسائز کے دفاتر اور کرایہ کی مد میں ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*4167: چودھری اختر علی: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں اگر ہاں تو کہاں کہاں، ان کے نام اور ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے تفصیلات بیان کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچوں کے دفاتر ہیں اگر ہاں تو یہ دفاتر کہاں کہاں ہیں ان کے نام اور ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جا رہا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکی)

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچ کے دفاتر ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں دریافت کیا تھا کہ ڈی جی، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت مختلف دفاتر قائم ہیں ان کا ماہانہ کتنا کرایہ ادا کیا جاتا ہے؟ انہوں نے لاہور کے دفاتر کا کرایہ تقریباً 34 لاکھ روپیہ بتایا ہے اور سرکاری بلڈنگز اس کے علاوہ ہیں۔ بہت بڑے بڑے سیکرٹریٹ ہیں جو ایکڑوں میں پھیلے ہوئے ہیں کیا منسٹر صاحب ان چھوٹے چھوٹے دفاتر کو جو لاہور میں پھیلے ہوئے ہیں ڈی جی صاحب کے ایک سیکرٹریٹ میں merge کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو اور پنجاب گورنمنٹ کا کرایہ بھی بچ سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کئی): جناب سپیکر! اس سے لوگوں کو سہولت ہے اور ان کی دہلیز تک کام ہوتا ہے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ جو گلبرگ کارہائشی ہے وہ بھی یہاں آئے، مانگا منڈی والا بھی یہاں آئے اور رائیونڈ والا بھی یہاں آئے۔ ہم نے ان دفاتر کو scattered رکھا ہوا ہے تاکہ یہ لوگوں کے گھر کے قریب ہوں اور ان کو سہولت ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! کئی صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں اور یہ پرانے پارلیمنٹریں ہیں۔ یہ سرکاری دفاتر لاہور کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے ہیں جبکہ ڈی جی صاحب اپنے سیکرٹریٹ میں شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے بیٹھتے ہیں۔ جو سرکاری دفاتر لاہور کے چاروں کونوں میں پھیلے ہوئے ہیں اگر آپ ان چھوٹے چھوٹے دفاتر کو اس میں merge کر دیں تو حکومت کو فائدہ ہو گا۔ یہ میری تجویز ہے اگر یہ اس پر عمل کریں گے تو ان کا ہی فائدہ ہو گا میں ان کی ہی بھلائی کے لئے کہہ رہا ہوں۔ جو شخص جلو موڑ سے چلتا ہے وہ علی کمپلیکس میں آتا ہے۔ جلو موڑ کہاں ہے اور علی کمپلیکس کہاں ہے۔ اس کے برعکس جو نزدیک ترین سیکرٹریٹ بنے ہوئے ہیں ان میں ایک گلبرگ میں ہے، فیصل ٹاؤن میں ہے، شادمان میں بہت بڑا سیکرٹریٹ ہے، فرید کورٹ ہاؤس میں بھی بہت بڑا سیکرٹریٹ ہے اور اسی طرح دو اور بھی ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے دفاتر جو درجنوں کے حساب سے ہیں جن کالاکھوں روپیہ کرایہ جاتا ہے کیا وہ ان میں merge ہو سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کئی): جناب سپیکر! جو میرے دوست بتا رہے ہیں اصل میں یہ دفاتر ضرورت کے تحت بنائے جاتے ہیں۔ بے شک ڈی جی ایکسائز کا دفتر بہت بڑی بلڈنگ میں ہے لیکن یہ دیکھیں کہ وہاں کتنا عملہ بیٹھا ہوا ہے۔ جیسے ڈی ایچ اے میں ہم نے جگہ لے کر علیحدہ آفس بنا دیا ہے اور ریٹنٹ ختم ہو گیا ہے۔ اسی طرح جہاں جہاں availability ہو رہی ہے وہاں ہم کر رہے ہیں لیکن یہ دفاتر عوام کی سہولت کے لئے بنائے جاتے ہیں عیاشی کے لئے نہیں بنائے جاتے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ پورے لاہور میں جو مختلف دفاتر بنائے ہوئے ہیں وہ اس وجہ سے بنائے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو ایک جگہ پر نہ آنا پڑے۔ ماشاء اللہ لاہور بھی دیکھیں کہ قصور اور شیخوپورہ تک پھیل چکا ہے کیونکہ آبادیاں بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے مختلف localities میں دفاتر ہیں جو لوگوں کی سہولت کے لئے ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ چلا رہے ہیں یہ معاملہ ان کی صوابدید پر ہی چھوڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو سہولت ہو۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ سوال پوچھوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے۔ یہ سوال میں اس لئے کر رہا ہوں کہ ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن کی ایک بہت بڑی category ہے جس کو Motor Vehicle Branch کہتے ہیں اور انہوں نے مختلف شعبہ جات کا تمام ریکارڈ computerized کر دیا ہے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے online system وضع کیا ہوا ہے پھر بھی Motor Vehicle کے دفاتر بھی کرائے پر ہیں۔ اتنی سہولت ہونے کے باوجود بھی وہ دفاتر کرائے پر ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چودھری صاحب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ یہ کب سے کرائے پر ہیں اور آپ نے یہ کرائے والا کام کیوں شروع کیا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ جیسے ڈی ایچ اے میں Motor Vehicle Branch کو ختم کر دیا ہے اسی طرح جہاں جہاں ضرورت نہیں ہوگی اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ ویسے بھی سب online ہو رہا ہے تو آہستہ آہستہ شاید دفتر ختم ہو جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو آپ نے کرائے پر شروع کیا ہے یا یہ سالہا سال سے کرائے پر ہیں؟ وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ دفاتر پہلے سے ہی کرائے پر ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو شش کریں کہ اس کو جلدی کر دیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس و دیگر ٹیکسز کی آمدن سے متعلقہ تفصیلات

*1271: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کتنے لوگ پراپرٹی ٹیکس / پرو پینشل ٹیکس ادا کرتے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ضلع ساہیوال میں 2015-16 اور 2017-18 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی ریکوری ہوئی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ میں 2017-18 اور 2016-17 میں کتنا لکٹری ٹیکس جمع ہوا ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلع ساہیوال میں سینما گھروں / تھیٹرز سے کتنا ٹیکس موصول ہوتا ہے اور کس کس تھیٹرو سینما سے کتنی آمدن موصول ہو رہی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی):

(الف) ضلع ساہیوال میں پراپرٹی ٹیکس اور پرو پینشل ٹیکس ادا کرنے والوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کل ٹیکس گزاران پراپرٹی ٹیکس 21401

کل ٹیکس گزاران پرو پینشل ٹیکس 17710

(ب) ضلع ساہیوال میں 2015-16 اور 2017-18 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریکوری کی

تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار سال ریکوری

9,51,71,953 2015-16 -1

2- 2017-18 10,95,39,045

میزان 20,47,10,998

(ج) صوبہ میں 17-2016 اور 18-2017 میں جمع شدہ لکٹری ٹیکس کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام سینما ہال مورخہ 18 اکتوبر 2013 سے 31 دسمبر 2016 تک انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ تھے اس کے علاوہ تمام نئے تعمیر شدہ سینما ہالز کو 5 سال کے لئے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا لیکن تاحال سینما ہالز سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی کی وصولی شروع نہ ہو سکی ہے جبکہ تھیٹرز پر 20 فیصد کی شرح سے انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ ضلع ساہیوال میں تھیٹرز سے وصول ہونے والی انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی از جولائی 2018 تا فروری 2019 کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- فرینڈز تھیٹر 2,94,500 روپے

2- میرین تھیٹر 3,35,000 روپے

گاڑیوں کی رجسٹریشن اور نمبر پلیٹس کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*2671: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت وقت نے عوام الناس کی سہولت کیلئے DATA EMBEDDED

CARD کے نام سے گاڑیوں کی رجسٹریشن کا عمل دسمبر 2018 سے شروع کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ DATA EMBEDDED CARD کے تحت اجراء

رجسٹریشن کارڈز کا فروری 2019 سے شارٹ فال شروع ہوا جبکہ عوام الناس سے -/530

روپے فیس کی مد میں بھی وصول ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مارچ 2019 سے دفاتر سے نمبر پلیٹس بھی غائب ہیں اور سپلائی

ٹھیکیدار کنٹریکٹر بھی بھاگ چکا ہے اور سفارش کی بنیاد پر Priority دی جاتی ہے جس

سے صوبہ کے عوام در بدر اور پریشان ہیں؟ اور دو سے تین سیریل شارٹ ہیں؟

(د) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کب تک سندھ گورنمنٹ کی طرز پر نمبر پلیٹس Provisional یا Permanent بنیاد پر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور DATA EMBEDDED CARD رجسٹریشن کارڈز کب تک فراہم کر دیئے جائیں گے مکمل حالات و واقعات سے آگاہ فرمائیں؟
وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے دسمبر 2018 سے DATA EMBEDDED CARD کا اجراء کیا ہے۔

(ب) کچھ مالی اور تکنیکی وجوہات کی بناء پر DATA EMBEDDED CARD کے اجراء میں تعطل آیا جس پر قابو پایا گیا ہے اور گاڑی مالکان کو DATA EMBEDDED CARD کے اجراء کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

(ج) نمبر پلیٹس کے اجراء کے لئے گذشتہ کنٹریکٹ اپنی مدت مکمل کر کے ختم ہو چکا ہے لہذا گاڑیوں کے مالکان کو نمبر پلیٹس جاری نہیں کی جارہیں۔ تاہم محکمہ ہذا جلد از جلد نئے کنٹریکٹ کے لئے کوشاں اور پُر امید ہے۔ مزید برآں سفارش کی بنیاد پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دی جارہی۔

(د) محکمہ ہذا مستقل بنیادوں پر سکیورٹی فیچرڈ نمبر پلیٹس اجراء کے لئے جلد کام مکمل کر لے گا۔ DATA EMBEDDED CARD کا اجراء کر دیا گیا ہے اور مالکان کو ہنگامی بنیادوں پر انکے گھروں پر اس کی فراہمی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

*3812: محترمہ عنیدہ فاطمہ: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے اگر ہاں تو ہر گاڑی کی الگ الگ فیس وصولی کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

- (ب) یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اب تک کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری ہو چکے ہیں جن گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہیں ہو سکے ان کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) سمارٹ کارڈ کی فیس کیا ہے ہر گاڑی کی فیس کارڈ الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں مذکورہ کارڈ کے اجراء کے لئے ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فوری سمارٹ کارڈ جاری کرنے اور جان بوجھ کر تاخیر کرنے والے افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف علی):

(الف) یہ درست ہے کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس ہارس پاور کے مطابق وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	تفصیل گاڑی	رجسٹریشن فیس
1-	موٹر سائیکل، رکشہ، ٹرک، ٹریکٹر، بس	گاڑی کی قیمت کا 1 فیصد
2-	CC-1000 تک	گاڑی کی قیمت کا 1 فیصد
3-	CC-1000 سے CC-1500 تک	گاڑی کی قیمت کا 2 فیصد
4-	CC-1500 سے CC-2000 تک	گاڑی کی قیمت کا 3 فیصد
5-	CC-2000 سے کم	گاڑی کی قیمت کا 4 فیصد
6-	کمپائین ہارویٹر، رگ، فارک لینٹر، روڈ رولر، ایکسی ویٹر، سیورج	300 روپے
	کلیننگ پلانٹ وغیرہ	
7-	ایبولینس وغیرہ	100 روپے

(ب) سمارٹ کارڈ کا اجراء دسمبر 2018 سے شروع ہوا۔ 18 دسمبر 2018 سے 28 جولائی 2020 تک سمارٹ کارڈ کے حصول کے لئے 26,83,283 درخواستیں موصول ہوئیں جبکہ 18,47,692 سمارٹ کارڈ جاری کئے جا چکے ہیں تاخیر کی وجوہات میں کورونا وائرس کی وجہ سے درآمدی مصنوعات پر پابندی، لاک ڈاؤن کی وجہ سے دفاتر کی بندش اور کارڈ پرنٹ کرنے والی مشینیں میں تکنیکی خرابی شامل ہیں۔

(ج) گاڑیوں کی تمام کیٹگریز کے لئے سمارٹ کارڈ کی فیس مبلغ -/530 روپے ہے۔ سمارٹ کارڈ کی تیاری کا کام پنجاب پروکیورمنٹ رولز کے مطابق آؤٹ سورس کیا گیا ہے۔ سمارٹ کارڈ کی ڈیمانڈ اور سپلائی خود کار نظام کے تحت ہوتی ہے محکمہ کے افراد صرف تیار شدہ کارڈ وصول کرتے ہیں۔

(د) سمارٹ کارڈ کے اجراء میں ہونے والی تاخیر میں کوئی انسانی غفلت اور لاپرواہی شامل نہ ہے تاہم سمارٹ کارڈ کا اجراء ہنگامی بنیادوں پر کیا جا چکا ہے۔ تمام کارڈز گاڑیوں کے مالکان کے دیئے گئے پتہ پر ارسال کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی Back-log کا خاتمہ ہو جائے گا۔

صوبہ میں گاڑیوں کی نمبر پلیٹس / سمارٹ کارڈ کے اجراء میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات
*5212: محترمہ عنینہ فاطمہ: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں یکم اگست 2018 سے یکم جون 2020 تک پچیس لاکھ گاڑیوں کی نمبر پلیٹس التوا کا شکار ہیں نمبر پلیٹ شہریوں کو مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کے مذکورہ مد میں تقریباً تین ارب روپے محکمہ نے ہڑپ کر لئے ہیں اور شہری مذکورہ دفتروں کے چکر لگانے پر مجبور ہیں نہ تو نئی گاڑیوں کی نمبر پلیٹس اور نہ ہی سمارٹ کارڈ ایشو ہو رہے ہیں اور نہ ہی پرانی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ رقم وصول کرنے کے باوجود بنائے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نمبر پلیٹس کے زیادہ روپے وصول کر کے محکمہ کم ریٹ پر پرائیویٹ کمپنیوں سے نمبر پلیٹس بنواتے ہیں نیز یکم اگست 2018 کو موٹر سائیکل، کار، بس، ٹرک وغیرہ کی نمبر پلیٹ کارٹ کیا تھا اور یکم جولائی 2020 سے کتنا وصول کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ نمبر پلیٹس کی فراہمی ہی رکاوٹ بننے والے افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے اور عوام کا تقریباً تین ارب روپے جو مذکورہ محکمہ نے ہڑپ

کر رکھے ہیں انہیں واپس کرنے یا نئی وپرائی گاڑیوں کی نمبر پلیٹس اور سمارٹ کارڈ کی جلد فراہمی یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

(الف) یہ مکمل طور پر درست نہ ہے تاہم 2019 کے اوائل سے پرائیویٹ گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹس فراہم نہیں کی جاسکیں ہیں اور یہ تعداد سولہ لاکھ کے قریب ہے۔ نمبر پلیٹس کی فراہمی میں تاخیر کی بنیادی وجہ نئے معاہدے میں پیش آنے والی تکنیکی اور قانونی پیچیدگیاں رہی ہیں تاہم ان پیچیدہ عوامل پر قابو پایا گیا ہے اور گورنمنٹ نو گورنمنٹ بنیادوں پر معاہدہ حتمی مراحل میں ہے جس کے بعد التواء شدہ نمبر پلیٹس کی فراہمی کو جلد از جلد یقینی بنایا جاسکے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ آنے والے چند ہفتوں میں معاہدہ ہونے کے بعد گاڑی مالکان کو نمبر پلیٹس ان کے دیئے گئے پتہ پر ارسال کر دی جائیں گی۔

سمارٹ کارڈ کے اجراء میں کورونا وائرس (COVID-19) کے باعث درآمدات میں تعطل پیدا ہوا تھا جس پر اب قابو پایا گیا ہے اور سمارٹ کارڈ کا اجراء یقینی بنایا جا رہا ہے۔
(ج) یہ درست نہ ہے۔ نمبر پلیٹس کی قیمت مروجہ نظام کے مطابق حکومت سے منظور شدہ ہے اور اس کی قیمت میں کوریئر کے علاوہ دیگر سروس چارجز اس میں شامل ہیں۔
موٹر سائیکل اور رکشہ کی نمبر پلیٹس کی قیمت مبلغ -/750 روپے جبکہ دیگر گاڑیوں کی نمبر پلیٹس کی قیمت مبلغ -/1200 روپے ہے جن کی قیمت میں 2014 کے بعد سے کوئی رد و بدل نہ کیا گیا ہے۔

(د) نمبر پلیٹس کے اجراء میں تاخیر قانونی اور انتظامی پیچیدگیوں کے باعث پیش آئی جس میں انسانی کوتاہی اور غفلت کا عمل دخل نہ تھا تاہم اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا گیا ہے اور آنے والے چند ہفتوں میں معاہدے کی تکمیل کے بعد گاڑیوں کے مالکان کو نمبر پلیٹس کی فراہمی کا آغاز کر دیا جائے گا اور یہ محکمہ کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

فیصل آباد: محکمہ ایکسائز کے دفاتر اور ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*6128: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ ہیں ان میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جا رہے ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازمین عہدہ و گریڈ وار کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتاجات بتائیں؟
- (ج) کتنے ملازمین پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر تعینات ہیں کتنے ملازمین ہوٹلوں سے ٹیکس وصولی پر تعینات ہیں کتنے ملازمین گاڑیوں کے ٹیکس و رجسٹریشن ٹیکس وصولی کا کام سرانجام دے رہے ہیں؟
- (د) اس ضلع سے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی آمدن ہوئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا ایک مرکزی دفتر ہے جو کہ سول لائسنسز دباغ جناح واقع ہے۔ اس کے علاوہ چک جھمرہ، ہڑانوالہ، تاندلیانوالہ، سمندری اور ڈجکوٹ میں ذیلی دفاتر واقع ہیں۔ مرکزی دفتر میں پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، موٹر و ہیکل ٹیکس اور ایکسائز سے متعلقہ امور نمٹائے جاتے ہیں جبکہ ذیلی دفاتر میں صرف پراپرٹی ٹیکس اور پروفیشنل ٹیکس سے متعلقہ امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔
- (ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی عہدہ / گریڈ وار تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر 95 ملازمین تعینات ہیں۔ یہی ملازمین ہوٹلوں سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے فرائض سرانجام دیتے ہیں جبکہ گاڑیوں کے ٹیکس و رجسٹریشن کی وصولی پر 34 ملازمین تعینات ہیں۔

(د) اس ضلع سے سال 19-2018 اور 20-2019 میں حاصل ہونے آمدن کی تفصیلات
جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں گاڑیوں کی تبدیلی ملکیت کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*6209: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:

- (الف) صوبہ بھر میں گاڑیوں کی Registration And Transfer of Ownership کا
طریق کار کیا ہے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟
- (ب) گاڑی کی فروخت کے بعد Ownership تبدیل نہ کروانے پر کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟
- (ج) The Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 کے باب سوم
سیکشن بتیس پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کی جانب سے کیا اقدامات
اٹھائے گئے ہیں نیز متعلقہ سیکشن کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیا کارروائی
عمل میں لائی جاتی ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

- (الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن موٹر ویکل آرڈیننس 1965 کے تحت سیکشن 25 اور تبدیلی ملکیت
سیکشن 32 کے تحت کی جاتی ہے۔ گاڑی کی رجسٹریشن کے لئے درخواست فارم
ایف (F)، شناختی کارڈ کی کاپی معہ اصل سیل انوائس، سیل سرٹیفکیٹ مالک کی طرف سے
موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کے دفتر میں جمع کرائی جاتی ہے۔ کاغذات اور رجسٹریشن فیس کی
وصولی کا نظام مکمل طور پر خود کار اور کمپیوٹرائزڈ ہے۔ گاڑی کی اصل فائل، رجسٹریشن
سرٹیفکیٹ، فروخت کنندہ اور خرید کنندہ کے شناختی کارڈ کی کاپیاں، ٹرانسفر آڈر فارم (T.O
Form) کے ساتھ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کے دفتر میں جمع کروائی جاتی ہے۔ کاغذات
اور تبدیلی ملکیت فیس کی وصولی کا نظام مکمل طور پر خود کار اور کمپیوٹرائزڈ ہے۔
- (ب) پروڈنشل موٹر ویکلز آرڈیننس 1965 کے سیکشن 32 کے تحت تبدیلی ملکیت کی
درخواست خریدار کی طرف سے 30 یوم کے اندر متعلقہ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کو دینا

ہوتی ہے۔ تاہم عدم تبدیلی ملکیت کی صورت میں فروخت کنندہ کی جانب سے شکایت کی بناء پر گاڑی کو کمپیوٹر سسٹم میں معطل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) تبدیلی کے عمل کو محفوظ اور یقینی بنانے کے لئے محکمہ جلد بائیومیٹرک کا نظام لا رہا ہے۔ اس سلسلے میں درکار قانون سازی کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور پنجاب پروکیورمنٹ رولز ۲۰۱۴ کے تحت نادرا کی خدمات کا حصول آخری مراحل میں ہے۔ گاڑی کی تبدیلی ملکیت نہ کروانے پر گاڑیوں کی رجسٹریشن معطل کی جاسکتی ہے اور عدم تعمیل کی صورت میں رجسٹریشن منسوخ بھی کی جاسکتی ہے۔

فیصل آباد: موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفاتر اور رجسٹریشن کی

تصدیق سے متعلقہ تفصیلات

*6279: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) فیصل آباد میں موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ گریڈ میں کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟
- (ج) ان دفاتر سے سال 2018، 2019 اور 2020 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ کی گئی ہیں تفصیل سال وار بتائیں؟
- (د) ان گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے کون کون سے کاغذات کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے؟
- (ه) کیا ان کی رجسٹریشن اور سالانہ ٹوکن ٹیکس و دیگر ٹیکس کی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟
- (و) کیا حکومت ان رجسٹریشن و ٹیکسز وغیرہ کی تصدیق C.M.I.T انجینئرنگ ونگ کی اور محکمہ اینٹی کرپشن کی ٹیکنیکل سے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی کا ایک دفتر بلال روڈ سول لائنز نزد بلخ جناح واقع ہے۔

(ب) ان دفاتر میں ملازمین کی عہدہ / گریڈ وار تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گاڑیوں (مع قسم) کی تفصیل بمطابق سالانہ رجسٹریشن درج ذیل ہے۔

2019-20 2018-19

71,890 1,24,811

(د) محکمہ ہذا میں رجسٹرڈ کی جانے والی گاڑیوں کی اقسام درج ذیل ہیں

1- لوکل اسیبلڈ گاڑیاں:

(فارم F، شناختی کارڈ / کاپی، سیل سرٹیفکیٹ، سیل انوائس)

2- امپورٹ کی گئی / درآمدی گاڑیاں:

(فارم F، شناختی کارڈ / پاسپورٹ کاپی، بل آف انٹری اور دیگر کسٹم سے متعلقہ کاغذات)

3- لوکل آکشن گاڑیاں (مختلف محکموں سے نیلام کی گئی غیر رجسٹرڈ گاڑیاں):

(فارم F، شناختی کارڈ / کاپی، محکمہ کا جاری کردہ نیلامی سرٹیفکیٹ)

4- امپورٹڈ آکشن گاڑیاں (محکمہ کسٹم سے نیلام کی گئی گاڑیاں):

(فارم F، شناختی کارڈ / پاسپورٹ کاپی، محکمہ کا جاری شدہ کسٹم NOC اور دیگر کاغذات)

(ہ) رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس اور متفرق ٹیکس کی ساری رقوم روزانہ کی بنیاد پر سرکاری خزانہ

میں جمع کروائی جاتی ہیں جن کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) رجسٹریشن و ٹیکسز وغیرہ کی تصدیق C.M.I.T کی انجینئرنگ ونگ اور محکمہ اینٹی کرپشن

کی ٹیکنیکل ونگ سے کروانے کی فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے تاہم محکمہ کے وصول

کردہ تمام ٹیکسوں اور فیسوں کی تصدیق محکمہ خزانہ سے ہر ماہ باقاعدگی سے کروائی جاتی ہے۔

گاڑیوں کی رجسٹریشن، ٹوکن ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور انکم ٹیکس وغیرہ کی مد میں وصول

کی جانے والی سرکاری رقوم کی تصدیق بھی باقاعدگی سے محکمہ خزانہ سے ماہانہ کی بنیاد پر

کرائی جاتی ہے۔ مزید برآں ان واجبات کی وصولی اور سرکاری خزانہ میں جمع ہونے والی

رسیدات کا آڈٹ جناب آڈیٹر جنرل پاکستان کی ٹیمیں باقاعدگی سے ہر سال کرتی ہیں۔

صوبہ میں میونسپل سہولیات کے ناپید علاقوں میں بھی پراپرٹی ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

- *7077: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے چھوٹے بڑے شہروں میں ان (Properties) پر جہاں کوئی (Municipal Facility) یعنی سیوریج، پینے کا پانی، کوڑے کا اٹھانا، (Anti-Mosquito) یا کبھی کوئی بھی سپرے وغیرہ کی کوئی سہولت نہ دی گئی ہے سے بھی پراپرٹی ٹیکس انتہائی بلند شرح سے وصول کیا جا رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی کے ظالمانہ (Challans) جاری کئے جا رہے ہیں اور ان ناجائز مطالبات کو جمع نہ کروانے والے پر ایک فیصد ماہانہ کے حساب سے سود / جرمانہ بھی عائد کیا جا رہا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالکان کی ناجائز پراپرٹی ٹیکس کی ایبلوں پر فیصلے دانستہ نہیں کئے جاتے اور اگر کئے بھی جاتے ہیں تو اصولاً ٹیکس کم ہونے کی صورت میں بھی جرمانہ معاف نہیں کیا جاتا اور جائیداد کو سیل کرنے، موقع پر نوٹس چسپاں کرنے اور مالکان کو ہراساں کیا جاتا ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی):

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس صرف میونسپل ایریا / ریٹنگ ایریا کی حدود کے اندر اس ایریا کی کیٹیگری کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ پورے صوبہ پنجاب میں A تا G کیٹیگری لگائی گئی ہے اور کیٹیگری لاگو کرتے وقت علاقہ کی Rentability کو مد نظر رکھا جاتا ہے
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام چالان فارم جائیداد کی تشخیص کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں اور پراپرٹی ٹیکس کی بروقت ادائیگی نہ ہونے پر گورنمنٹ آف پنجاب کے قوانین کے مطابق ایک فیصد ماہانہ سرچارج عائد کیا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کی درست تشخیص کے لئے دائرہ کی جانے والی ایبلوں پر بروقت حسب ضابطہ فیصلہ کیا جاتا ہے جس کے مطابق پراپرٹی ٹیکس میں کمی و بیشی عمل میں لائی جاتی ہے۔ باقیداران سے ٹیکس کی وصولی کے لئے حسب ضابطہ نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اور ضروری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس سارے عمل میں کسی کو بھی ہر اسماں کئے جانے کا عنصر شامل نہیں ہوتا ہے۔

ساہیوال: میونسپل کارپوریشن کی حدود میں شامل نہ ہونے والے چکوک کو بھی پراپرٹی ٹیکس کے نوٹس جاری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7282: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال چک نمبر R-6/89 گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر 9L/90/A-9L، 9-L، 88/9، 9-L، 9-L، 135/A-9L، 90/9L، وینال وی 89/9 ایل، ویو ہوٹل جھال روڈ دیگر علاقہ جات جو میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی حدود میں شامل نہ ہیں اس کے باوجود محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے پراپرٹی ٹیکس نوٹس جاری کر دیئے اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) چک نمبر R-6/89 گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر 9L/90/A-9L، 9-L، 88/9، 9-L، 9-L، وینال ویو 89/9 ایل، ویو ہوٹل جھال روڈ دیگر علاقہ جات کو لوکل گورنمنٹ کے کس ایکٹ کے تحت میونسپل کارپوریشن میں شامل کیا گیا اور محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے کس عرصہ سے کس عرصہ تک کے چالان نوٹس جاری کئے ہیں مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان جملہ نوٹس کو منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کٹی):

(الف) یہ درست نہ ہے، بلکہ ان تمام چکوک کے صرف وہ علاقہ جات جو شہری حدود میں شامل ہیں اور ان کی بابت میونسپل ایڈمنسٹریشن ساہیوال نے مورخہ 18.06.2009 اور مورخہ

23.06.2011 کو نوٹیفیکیشن نمبر زبالتربیتب/TS/1853 اور ADM/TM/SWL/049 جو کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت جاری کئے ہیں، ان کو پراپرٹی ٹیکس نوٹسز جاری کئے گئے ہیں۔ ان نوٹیفیکیشنز میں اڈا 89/6 اور گنج شکر کالونی واضح طور پر درج ہیں۔ جبکہ چک نمبر 90/9.L (کا علاقہ لوکیلیٹی عارفوالا روڈ سے بلے والا موڑ میں شامل ہے) اسی طرح سے چک نمبر 88/9.L (کا علاقہ کنال پوٹاون شامل ہے)۔ چک نمبر 135-A/9.L (تمام ایریادوں اطراف بائی پاس ساہیوال، انور سی۔ این۔ جی پمپ سے رائل ہوٹل کی لوکیلیٹی شامل ہیں)، چک نمبر 135/9.L (علامہ اقبال ٹاون اور السیب ٹاون کا علاقہ شامل ہے) چک نمبر 89/9.L (چوگلی لاہور روڈ سے ویو ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ کا علاقہ شامل ہے)۔

(ب) چک نمبر R-6-89/6، گنج شکر کالونی شمالی، چک نمبر L-9/90، L-135/9-L-88/9، L-135-A/9-L، کینال ویو، L-89/9، ویو ہوٹل جھال روڈ دیگر علاقہ جات برائے نوٹیفیکیشن نمبر TS/1853 مورخہ 18.06.2009 اور نوٹیفیکیشن نمبر ADM/TM/SWL/049 مورخہ 23.06.2011 کے تحت ریٹینگ ایریا میں شامل کئے گئے ہیں۔ یہ نوٹس سال 2017 سے سال 2021 کے عرصہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔

(ج) نہیں۔ مذکورہ بالا نوٹیفیکیشن تاحال لاگو/قابل عمل ہیں۔

پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹری کو ٹیکس کے دائرہ میں لانے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

*7551: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ: حکومت کی جانب سے کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے جس کے تحت پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کے مالکان کو ٹیکس کے دائرے میں لایا جائے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کلمی):

پرائیویٹ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹریوں کے مالکان کو ٹیکس کے دائرہ کار میں لانے کا اختیار محکمہ ہذا کے پاس نہ ہے تاہم وہ میڈیکل کلینکس اور لیبارٹریوں جو کہ ریٹینگ

ایریا میں واقع ہیں ان سے پنجاب اربن ایمو و ایل پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کے تحت پراپرٹی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ پنجاب فنانس ایکٹ 1977 کے تحت پروفیشنل ٹیکس بھی وصول کیا جاتا ہے۔

پرانے ماڈل کی گاڑیوں کے ماہانہ ٹوکن ٹیکس کی مد میں وصولیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7852: میاں عبدالرؤف: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:

(الف) 1995 سے 2005 تک کی پرانے ماڈل کی تمام ہنڈا ٹیوٹا مٹسوبیٹھی وغیرہ سے ماہانہ ٹوکن ٹیکس کی مد میں کتنی فیس، رقم وصول کی جاتی ہے تمام پرانے ماڈل کی گاڑیوں کو ٹوکن ٹیکس میں کتنی رعایت دی جاتی ہے؟

(ب) کیا حکومت پرانی گاڑیوں کے مالکان کو ان کے ٹوکن ٹیکس میں رعایت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف علی):

(الف) محکمہ پرائیویٹ گاڑیوں کا ٹوکن ٹیکس گاڑی کی انجن کیپیسٹی (طاقت) کے مطابق وصول

کرتا ہے تفصیلات درج ذیل ہیں۔

ٹوکن ٹیکس	انجن کیپیسٹی (طاقت)
15000 (لائف ٹائم)	موٹر کار CC 1000
1800 (سالانہ)	موٹر کار CC 1001-1300
6000 (سالانہ)	موٹر کار CC 1301-1500
9000 (سالانہ)	موٹر کار CC 1501-2000
12000 (سالانہ)	موٹر کار CC 2001-2500
15000 (سالانہ)	موٹر کار CC 2500 سے زیادہ

(ب) چونکہ پرانی گاڑیوں میں کاربن کا اخراج اور گرین ہاؤس گیسز کا اخراج زیادہ ہوتا ہے جو

کہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافے اور سموگ کا باعث بنتی ہے۔ لہذا محکمہ ان گاڑیوں کو

ٹوکن ٹیکس کی مد میں کوئی رعایت دینے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے۔

رحیم یار خان محکمہ ایکسائز کے دفاتر، ملازمین نیز گزشتہ دو سالوں

میں آمدن سے متعلقہ تفصیلات

- *7908: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟
- (ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (د) اس ضلع سے محکمہ کو کتنی آمدن 19-2018 اور 20-2019 میں ہوئی ہے؟
- (ه) اس ضلع میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن اور یہ ٹیکس کس شرح سے کن کن شہروں اور قصبوں سے وصول کیا جا رہا ہے؟
- (و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد کتنی ہے؟
- وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سر دار محمد آصف نکی):

- (الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ ایکسائز کے 6 دفاتر ہیں اور ان میں 59 ملازمین تعینات ہیں۔
- (ب) موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے دفتر میں 13 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (ج) ایکسائز ٹیکس کی وصولی کے لئے 5 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (د) اس ضلع میں محکمہ کو سال 19-2018 اور 20-2019 میں ہونے والی آمدن کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

2018-19 2019-20

50,96,40,738 34,93,41,217

- (ه) اس ضلع میں 19-2018 میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن 185625029 روپے ہے اور 20-2019 میں پراپرٹی ٹیکس کی آمدن کی 143095477 روپے ہے جبکہ پراپرٹی ٹیکس 5 فیصد کے حساب سے رحیم یار خان، صادق آباد، خان پور، ظاہر پیر، کورٹ سماہ، احمد پور لمہ اور ترنڈا سوائے خان سے وصول کیا جا رہا ہے۔
- (و) پراپرٹی ٹیکس کے ڈیفالٹر کی تعداد 8016 ہے۔

رجیم یارخان گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس، سمارٹ کارڈ کے اجراء
میں تاخیر سے متعلقہ تفصیلات

- *7917: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رو نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) ضلع رجیم یارخان میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے اگر ہاں تو ہر گاڑی کی الگ الگ فیس وصول کی تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (ب) یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اب تک کتنی گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری ہو چکے ہیں جن گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ جاری نہیں ہو سکے ان کی تاخیر کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) سمارٹ کارڈ کی فیس کیا ہے ہر گاڑی کی فیس کارڈ الگ الگ تفصیل فراہم کریں مذکورہ کارڈ کے اجراء کے لئے ضلع لاہور میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟
- (د) کیا حکومت فوری طور پر سمارٹ کارڈ جاری کرنے اور جان بوجھ کر تاخیر کرنے والے افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس گاڑیوں کے ہارس پاور کے حساب سے وصول کی جاتی ہے (شیڈول ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔
- (ب) ضلع رجیم یارخان میں یکم اگست 2018 سے اب تک گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ بنانے کی 169393 درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور اب تک 166530 کارڈ جاری ہو چکے ہیں اور باقی کارڈ کی فراہمی جاری ہے۔
- (ج) تمام گاڑیوں کے سمارٹ کارڈ کی فیس مبلغ 530 روپے ہے اور سمارٹ کارڈ کے اجراء کے لئے پرائیویٹ ادارے کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے۔

(د) سمارٹ کارڈ کی پرنٹنگ کے لئے پرائیویٹ ادارے کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے اور سمارٹ کارڈز کی فراہمی بلا تعطل جاری ہے۔

شیخوپورہ محکمہ آبکاری محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین اور ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

- *8027: جناب محمود الحق: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟
- (ب) اس ضلع سے مالی سال 2020-21 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی سال 2021-22 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے؟
- (ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف ٹکئی):

- (الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس ضلع سے مالی سال 2020-21 میں مدوار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 2021-22 میں ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین اور
ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8028: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں
گے کہ:

- (الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ
میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟
- (ب) اس ضلع سے مالی سال 2020-21 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی
سال 2021-22 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے؟
- (ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان
آفسز میں سال 2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا
عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

- (الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و
اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس ضلع میں مالی سال 2020-21 میں مدوار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 2021-22 میں
ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی
ہے۔
- (ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں
سال 2020 اور 2021 میں رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و
گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانہوال میں محکمہ آبکاری محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین سے ٹیکس وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8030: سید خاور علی شاہ: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانہوال میں محکمہ آبکاری، محصولات و انسداد منشیات کے کتنے ملازمین کس عہدہ و گریڈ

میں کام کر رہے ہیں کتنی اسامیاں عہدہ و گریڈ وار خالی ہیں؟

(ب) اس ضلع سے مالی سال 2020-21 میں کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول ہوا تھا اور مالی

سال 2021-22 میں کتنا ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کا ٹارگٹ ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان آفسز میں سال

2020 اور 2021 میں کتنی گاڑیاں رجسٹر ڈھونڈی ہیں رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سر دار محمد آصف نکی):

(الف) ضلع خانہوال میں محکمہ آبکاری و محصولات و انسداد منشیات کے ملازمین کے عہدہ و گریڈ و

اسامیوں کی تفصیلات جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس ضلع میں مالی سال 2020-21 میں مد وار وصول شدہ ٹیکس اور مالی سال 2021-22

میں ٹیکس / ریونیو وصول کرنے کے ٹارگٹ کی تفصیلات جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضلع میں گاڑیوں کی رجسٹریشن کے دفتر میں تعینات ملازمین اور ان آفسز میں

سال 2020 اور 2021 میں رجسٹر ڈھونڈنے والی گاڑیوں اور رجسٹریشن اتھارٹی کا عہدہ و

گریڈ کی تفصیلات جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈائریکٹر جنرل ایکسائز کی Strength پر پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے

ملازمین کی تعیناتی و تنخواہوں کی بندش سے متعلقہ تفصیلات

*8193: جناب مظفر علی شیخ: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ 2006 میں اس وقت کی حکومت نے محکمہ آئی ٹی میں 111 افراد کو مختلف عہدوں پر تعینات کیا گیا تھا جنہیں بعد ازاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں بھیج دیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو باقاعدہ انٹرویو اور اخبارات میں اشتہارات کے بعد میرٹ پر بھرتی کیا گیا لیکن 15/14 سال گزرنے کے باوجود ان کو مستقل نہیں کیا گیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ملازمین کو بعد ازاں ڈی جی ایکسٹرنل کی Strength پر بھیج دیا گیا جو کہ اب مختلف عہدوں پر محکمہ ایکسٹرنل میں مختلف اضلاع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی جولائی 2019 میں تنخواہیں 40/45 فیصد کم کر دی گئی بعد ازاں دسمبر 2019 میں ان کی تنخواہیں ہی بند کر دی گئیں لیکن یہ اب بھی کام کر رہے ہیں؟
- (ه) کیا حکومت ان ملازمین کو مستقل کرنے اور ان کی تنخواہیں بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف کھٹی):

- (الف) محکمہ آئی ٹی میں 111 ملازمین کی سال 2006 میں مختلف عہدوں پر تعیناتی اور بعد ازاں پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ میں بھیجنے کا معاملہ مذکورہ محکمہ جات سے متعلقہ ہے۔
- (ب) بھرتی کا معاملہ محکمہ آئی ٹی اور پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ سے متعلقہ ہے۔ جہاں تک ان ملازمین کو مستقل کئے جانے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ پراجیکٹ ملازمین ہیں جو کہ S&GAD کی پالیسی مورخہ 23.07.2014 (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت مستقل نہ ہو سکتے ہیں البتہ ان ملازمین کی ملازمت میں توسیع کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیج دی گئی ہے تا وقتیکہ ان کی آسامیوں پر بھرتی کا عمل حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی 2022 کے تحت مکمل کر لیا جائے۔

(ج) موٹر ٹرانسپورٹ مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (MTMIS) پراجیکٹ کے 2012 میں ختم ہونے پر ان ملازمین کو محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بھیج دیا گیا اور اس وقت یہ ملازمین مختلف اضلاع میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(د) مذکورہ ملازمین MTMIS پروجیکٹ میں یکمشت تنخواہ وصول کر رہے تھے۔ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کی Evaluation Committee نے سال 2012 میں اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے پر اس کو ختم کر دیا اور 126 اسامیاں ڈویلپمنٹ سائٹ سے نان ڈویلپمنٹ سائٹ پر بذریعہ SNE دینے اور محکمہ خزانہ سے مل کر پے سکیل مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے مطابق محکمہ خزانہ نے مذکورہ آسامیوں کے بنیادی پے سکیل مقرر کر دیے جس کی وجہ سے ان آسامیوں پر کام کرنے والے پراجیکٹ ملازمین کی تنخواہ میں کمی واقع ہوئی۔ جہاں تک تنخواہ بند ہونے کا تعلق ہے تو اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ پراجیکٹ ملازمین کی ملازمت کے دورانیے کے ختم ہونے پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر نے تنخواہیں بند کر دی تھیں جو بعد ازاں ان کی ملازمت کے دورانیے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے توسیع کرنے پر بحال کر دی گئی۔

(ہ) جواب جزو (ب) اور (د) میں دیا جا چکا ہے۔

محکمہ ایکسائز میں کانسٹیبل کی پروموشن کا بطور ہیڈ کانسٹیبل اے ایس آئی اور

سب انسپکٹر کا سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8509: جناب محمد عبداللہ وٹارنج: کیا وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات از رہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز میں 2007 سے بھرتی میٹرک پاس کانسٹیبل ترقی سے محروم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کے سویپر، چوکیدار اور نائب قاصد کو ترقی دے

دی گئی ہے لیکن کانسٹیبل کو ترقی نہیں دی گئی اور وہ سکیل 5 میں کام کر رہے ہیں؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 20 ستمبر 2016 کو کانٹیل کی ترقی کا 20 فیصد کوٹا بحال کر دیا گیا تھا لیکن اس نوٹیفیکیشن کے تناظر میں صرف مخصوص لوگوں کو جو نیئر کلرک کی سیٹ پر پروموٹ کیا گیا اور سال 2017 میں پھر کانٹیل کی ترقی کا 20 فیصد کوٹا ختم کر دیا گیا؟
- (د) کیا محکمہ کانٹیل کو جو نیئر کلرک پر ترقی دینے کی بجائے ہیڈ کانٹیل، اسٹنٹ سب انسپکٹر کا سروس سٹر کچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟
- (ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کانٹیلز کو ہیڈ کانٹیل ASI سب انسپکٹر کا سروس سٹر کچر بنانے اور ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری، محصولات و انسداد منشیات (سردار محمد آصف علی):

- (الف) جی نہیں، پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 کے تحت محکمہ ایکسائز میں تعینات میٹرک پاس کانٹیل کو بطور ہیڈ کانٹیل اور بطور جو نیئر کلرک ترقی دی گئی تھی۔
- (ب) محکمہ ہذا کے اہل سوپر، چوکیدار اور نائب قاصد کو پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2017) جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت جو نیئر کلرک کے عہدہ پر DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں دی گئیں۔ اور محکمہ ایکسائز میں تعینات اہل کانٹیلز کو ہیڈ کانٹیلز کے عہدہ پر سروس رولز کے مطابق DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں دی گئیں۔
- (ج) پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2016) (جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے اجراء سے پہلے ایکسائز کانٹیل کی پوسٹ 2007 میں سکیل 5 میں اپ گریڈ ہو چکی تھی اور 2016 کی ترمیم کے تحت اہل سوپر، چوکیدار، نائب قاصد بشمول کانٹیل جو نیئر کلرک کے عہدے پر ترقی پانے کے اہل تھے اور کانٹیل کو جو نیئر کلرک کے عہدہ پر DPC میٹنگز کے بعد ترقیاں بھی دی گئیں۔ بعد ازاں پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروس رولز 1980 (ترمیم شدہ 2017) کے تحت کانٹیلز کی پوسٹ گریڈ 5 میں ہونے کے باعث ان کی ترقی بطور جو نیئر کلرک ختم کر دی گئی (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

- (د) جز (ج) کے جواب میں دی گئی وضاحت کے بعد عرض ہے کہ محکمہ کے کانسٹیبلز کی ترقی کے لئے مختلف تجاویز پر کام جاری ہے تاکہ اہل کانسٹیبل کو اگلے عہدوں پر ترقی دی جاسکے۔
- (ه) جیسا کہ جز (د) کے جواب میں وضاحت بیان کی جا چکی ہے کہ کانسٹیبلز کی ترقی کے لئے تجاویز زیر غور ہیں اور اس کیڈر کے سروس سٹرکچر کو بہتر بنانے کے لئے بھی محکمہ کے اندر کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: اگلا ایجنڈا lay of report ہے۔ جی، راجہ صاحب! رپورٹ پیش کریں۔

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

سالانہ رپورٹ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن و وکیشنل ٹریننگ اتھارٹی بابت سال

2013-14 تا 2017-18 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr. Speaker! I lay the Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17 and 2017-18.

MR. SPEAKER: The Annual Report of Technical Education & Vocational Training Authority (TEVTA) for the Financial Years 2013-14, 2014-15, 2015-16, 2016-17 and 2017-18 has been laid.

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر
جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں جب بھی کھڑی ہوتی ہوں تو شاید آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں کورم کے لئے کھڑی ہوں۔ مجھے پرسوں بھی بات کرنے کا موقع نہیں ملا میں نے Law & Order پر بات کرنی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بات کریں۔

معزز خاتون ممبر کاراولپنڈی اور تلہ گنگ میں ڈکیتوں بارے

ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! راولپنڈی شہر میں سینئر صحافی فوزیہ شاہد صاحبہ جو میڈیا ناؤن میں رہتی ہیں ان کے گھر ڈکیتی ہوئی ہے۔ ان کے گھر پانچ لوگ اسلحے سمیت داخل ہوئے، ان کو بالوں سے گھسیٹا، سارا زبور لے گئے، ان کو بھی مارا اور ان کے میاں کو بھی مارا اس کے علاوہ تلہ گنگ میں ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ تلہ گنگ میں ایک واقعہ ہوا ہے ایک ٹیلر ہے، اس کا نام عصمت ہے، اس کے خاوند کا نام ظہور ہے اور وہ تلہ گنگ سٹی میں رہتی ہے تو ان کے گھر کچھ خواتین آئی ہیں ان کے گھر جتنا زبور تھا اور تقریباً اڑھائی سے تین لاکھ روپیہ پڑا تھا وہ بھی لے گئیں۔ خواتین کا ایسا گینگ آیا ہوا ہے کہ مختلف گھروں میں جا کر وہ ڈکیتیاں بھی کرتی ہیں اور چوریاں بھی کرتی ہیں اس کے بعد ڈرائی اور دھمکاتی بھی ہیں تو اس پر جناب محمد بشارت راجہ صاحب response دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب! میڈم ایک راولپنڈی اور ایک تلہ گنگ کے واقعہ کا بتا رہی ہیں تو آپ ان دونوں جگہوں کی رپورٹ منگوائیں۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! اسی طرح راولپنڈی میں اور بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا، جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔ راجہ صاحب! انہوں نے راولپنڈی اور تلہ گنگ کے واقعات کا بتایا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انہوں نے جو راولپنڈی میڈیا ناؤن کا بتایا ہے تو میں چیک کر لیتا ہوں کہ آیا وہ علاقہ Federal Tertiary

میں آتا ہے یا راولپنڈی میں آتا ہے۔ اگر راولپنڈی میں آتا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں CPO کو کہہ دوں گا اور تلہ گنگ واقعہ کا بھی DPO کو کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل دونوں کو کہہ دیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ راشدہ خانم! آپ صرف ایک منٹ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو وزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب 2020 سے

متعلق جناب گورنر کے پیغام کو وزیر غور لایا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as passed by the Assembly on 7 September 2022, be taken into consideration at once.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the message of the Governor in respect of the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as received and circulated, is taken into consideration at once.”

Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):Mr

Speaker, I move:

“That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

“That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor”

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker, I move:

“That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

”That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.“

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2020, as originally passed by the Assembly, be passed again.”

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed again)

Applause!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایوان میں No نہیں ہوئی لہذا Bill unanimously پاس ہوا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، Bill unanimously پاس ہوا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں کہ ہم نے یہ Bill پہلے پاس کیا، گورنر صاحب نے return کیا اور اب ہم دوبارہ بھیج رہے ہیں۔ میری اسمبلی سیکرٹریٹ سے یہ استدعا ہوگی کہ جب یہ Bill دوبارہ گورنر کے پاس بھیجا جا رہا ہے تو اس میں باقاعدہ categorically یہ mention کیا جائے کہ یہ Bill اسمبلی نے متفقہ طور پر پاس کر کے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: جی، صحیح ہے۔ اب جناب تیمور خان لالی صاحب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کے معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد تیمور خان لالی صاحب! ایک منٹ ذرا پیر اشرف رسول صاحب کی بات سننے دیں۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! یہ خود unanimously بنا رہے ہیں لیکن ہم اس Bill کی مخالفت کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پیر اشرف رسول صاحب! آپ نے اس وقت تو Bill کی مخالفت نہیں کی۔

جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! کس وقت؟

(معزز ممبران کی طرف سے آوازیں "آپ انہیں movie دکھادیں")
 جناب محمد اشرف رسول: آپ movie دکھادیں، بہت سارے راز کھل جائیں گے۔
 جناب سپیکر: جب question put up ہو تو آپ نے اُس وقت مخالفت نہیں کی۔
 جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! آپ movie چیک کر لیں۔
 جناب سپیکر: چلیں! میں آپ کو چیک کر دیتا ہوں۔ اگر آپ نے مخالفت کی ہے تو Bill
 unanimously نہیں ہو گا۔ اگر مخالفت نہیں کی تو unanimously ہو گا۔
 جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں اب بھی مخالفت کر رہا ہوں، پہلے سے بھی کر رہا ہوں
 اور آئندہ بھی کروں گا۔
 جناب سپیکر: نہیں، اب نہیں۔ اُس وقت، اگر آپ نے مخالفت نہیں کی۔ (شور و غل)۔ محترمہ
 فرج بی بی! Please order in the House!
 جناب محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! میں نے کھڑے ہو کر مخالفت کی اور اب بھی مخالفت
 کر رہا ہوں۔۔۔
 جناب سپیکر: اب بات clear ہو گئی ہے کہ اگر آپ نے اُس وقت مخالفت کی ہے تو Bill
 unanimously نہیں ہو گا۔ اگر مخالفت نہیں کی تو Bill unanimously ہو گا۔ اب جناب
 محمد تیمور خان لالی صاحب! اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:
 "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت
 قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک
 قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 و دیگر قواعد کو معطل کر کے زراعت سے متعلق مفاد عامہ کی ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

حکومت پنجاب سے کسانوں کو سبسڈی دینے کا مطالبہ

جناب محمد تیمور خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کافی ایکڑ کاشت کا خرچہ دو گنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں food shortage یقینی ہے اور اس shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زر مبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین کاشت ہونی ہیں۔ اس

سروس کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے، کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعد ازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تاکہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے در بدر نہ پھرے۔ جس طرح 2002 اور 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجودہ زرعی ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں موٹھی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادائیگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو مدد ملے۔ بیچایا جائے۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تاکہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زر مبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کافی ایکڑ کاشت کا خرچہ دو گنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں food shortage یقینی ہے اور اس

shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زر مبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین کاشت ہونی ہیں۔ اس سروے کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے، کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعد ازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تاکہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے در بدر نہ پھرے۔ جس طرح 2002 اور 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجودہ زرعی ٹیوب ویلوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں موٹھی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادا بلنگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو ڈل مین سے بچایا جائے۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک اسپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تاکہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زر مبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"موجودہ مہنگائی کی وجہ سے کاشت کاری میں استعمال ہونے والی تمام زرعی inputs جن میں بیج، کھادیں، سپرے، ڈیزل، زرعی آلات اور بجلی کی قیمتیں کسان کی پہنچ سے باہر ہیں اور اب ہر فصل کافی ایکڑ کاشت کا خرچہ دو گنا ہو چکا ہے۔ اگر حکومت نے زرعی inputs کے حوالے سے کسان کی مدد نہ کی، اسے subsidy نہ دی تو نہ صرف پنجاب بلکہ پورے پاکستان میں shortage food یقینی ہے اور اس shortage کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بہت کثیر زر مبادلہ خرچ کرنے پڑے گا۔ لہذا اس food shortage سے بچنے کے لئے درج ذیل اقدامات بہت ضروری ہیں۔ پنجاب بھر میں کاشت ہونی والی فصلوں کا بذریعہ حلقہ پٹواری بلا تفرق سروے کرایا جائے کہ ابھی کون کون سی فصلیں کتنی زمین پر کاشت ہونی ہیں۔ اس سروے کے مطابق تمام فصلات اور خصوصاً گندم کا subsidies بیج کسان کے گھر پہنچایا جائے، کاشت کے مطابق ہی DAP کھاد اور بعد ازاں باقی کھادیں subsidies ریٹ پر ہی موقع پر پہنچائی جائیں تاکہ کسان بے چارہ اس سہولت کے حصول کے لئے در بدر کی ٹھوکریں نہ کھائے۔ جس طرح 2002 سے 2008 تک حکومت پنجاب نے پنجاب بھر میں موجود زرعی ٹیوب ویلیوں پر فلیٹ ریٹ مقرر کیا تھا۔ اس کے مطابق بل کا کچھ حصہ کسان ادا کرتا تھا اور بل کی بقیہ رقم حکومت پنجاب ادا کرتی تھی وہی سسٹم رائج کیا جائے۔ مزید برآں موٹھی اور شوگر کین کی کاشت کا سیزن شروع ہونے والا ہے اس کے لئے تجویز ہے کہ فصل کی کاشت پر اٹھنے والے اخراجات کا تخمینہ لگانے کے بعد ان کی support price مقرر کی جائے۔ شوگر ملز بروقت کرشنگ شروع کرنے کے ساتھ ساتھ گنے کاشتکار کو فوری طور پر ادائیگی کریں اور سردست ان دونوں فصلوں کی خرید میں کسان کو ڈبل مین سے بچایا جائے۔ لہذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ درج بالا تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہاؤس کی ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس میں تمام علاقوں سے کسانوں کے منتخب نمائندے شامل ہوں جو اپنے اپنے علاقے کی

ضرورت کے پیش نظر کمیٹی میں input دیں پھر وہ کمیٹی 15 دنوں کے اندر اپنی سفارشات دے اور حکومت فوری طور پر ان سفارشات پر مکمل عمل درآمد کرے تاکہ کسان کی بہتری کے ساتھ ساتھ food shortage سے بچا جائے اور زر مبادلہ بھی بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، افتخار صاحب!

لیگی رہنما ڈاکٹر فرزانہ سابق ایم پی اے کو عدالتی احکام کے

تحت سرکاری کو آرڈر میں رہائش رکھنے کا مطالبہ

چودھری افتخار حسین چھپھر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ مہربانی۔ دو معاملات ہیں جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ذریعہ سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب کے نوٹس میں آئیں۔ ایک ہماری Ex MPA ڈاکٹر فرزانہ جو ہمارے ہاؤس کی دو مرتبہ ممبر رہی ہیں۔ ایک دفعہ 2002 سے 2007 والے tenure میں اور دوسری دفعہ 2013 میں 2018 میں تو through proper admission specialization میں ہے، Ganga Ram Hospital میں اُن کو سرکاری طور پر گھر allot ہوا تھا COVID کی وجہ سے Higher Education نے permission دی تھی کہ آپ 2023 تک stay کر سکتے ہیں اور اپنے پیپر ز دے سکتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کیوں کہ ڈاکٹر فرزانہ کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے تو victimization کرتے ہوئے آج سے دس پندرہ دن پہلے court کے order کی موجودگی کے باوجود جہاں پر Ex-MPA کی رہائش تھی اُس کو مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا ہے اور اُس جگہ سے اُن کو باہر نکال دیا گیا میری request یہ ہے کہ ایک تو وہ اس ہاؤس کی ممبر رہی ہیں دوسری بات کہ court کے order موجود ہیں

قانونی طور پر وہ stay کر سکتی ہیں تو میں کہتا ہوں جناب محمد بشارت راجہ صاحب اس معاملے میں عمل دخل دیں، زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ صاحب ذاتی دلچسپی لیں۔

چودھری افتخار حسین چھپچھر: جناب سپیکر! دوسری بات last دو ماہ سے میں بالخصوص اپنے حلقے کی بات کروں گا تھانہ منڈی احمد آباد اور تھانہ بصیر پور ڈکیتیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری ہے آج سے 4 دن پہلے یسین نامی ایک شخص اپنی فیملی کے ساتھ جا رہا تھا ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے اُس کو قتل کر دیا میری آپ کے ذریعہ سے جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے request ہوگی کہ راجہ صاحب مہربانی فرما کر آپ اس معاملہ کو دیکھیں اور متعلقہ حکام سے last دو ماہ میں ہونے والی ڈکیتیوں، راہزنی اور بالخصوص یسین نامی شخص کے murder کے متعلق report call کریں تاکہ آپ کے دھیان دینے سے کسی نہ کسی کو انصاف مل سکے۔ وہ شخص پانچ بچوں کا باپ ہے وہ کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کرے گا۔ میری آپ سے humble submission ہے کہ ان دونوں issues میں راجہ صاحب مہربانی فرما کر report call کر لیں تاکہ next session میں اس پر بات کی جاسکے۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپچھر صاحب! آپ کے پاس ایک بڑا اچھا platform ہے۔ آپ اور ہم کافی دفعہ اکٹھے ایم پی اے بھی رہ چکے ہیں آپ جو یسین نامی شخص کی بات کر رہے ہیں اُس کے لئے آپ کے پاس ایک platform ہے آپ Call Attention Notice لے آئیں، نمبر 2 جو ڈاکٹر فرزانہ صاحبہ والی بات ہے وہ میں جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو کہتا ہوں کہ جن کا معزز ممبر کہہ رہے ہیں ڈاکٹر فرزانہ جن کا گھر مسمار ہو گیا ہے۔ چودھری افتخار حسین صاحب! آپ نے اسی طرح کہا ہے نا؟

چودھری افتخار حسین چھپچھر: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ معذرت میں نے آپ کی بات کاٹی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپچھر: جناب سپیکر! آپ بالکل بجا فرما رہے ہیں ایک student of law ہونے کے ناطے مجھے علم ہے اس کے لئے دو دن ہوتے ہیں ایک سوموار اور ایک جمعرات

جب میں توجہ دلاؤ نوٹس دے سکتا ہوں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس Monday والے دن جمع کروایا تھا وہ اپنا procedure complete کیا ہے پتا نہیں اب جمعرات کو اجلاس آتا ہے کہ نہیں آتا تو بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس لے آتا ہوں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! Thank you very much!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے انتہائی اہم بات فرمائی ہے میں نے توجہ دلاؤ نوٹس سیکرٹریٹ میں۔۔۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! سندھو صاحب پہلے بات کر لیں پھر اس کے بعد آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! فیصل آباد میں ایک خدیجہ بچی کے لئے سیکرٹری صاحب کو پتا ہے میں نے ان کو ٹیلی فون پر بھی request کی ہے وہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس آج تک نہیں آیا۔

جناب سپیکر: میں آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی اور چودھری افتخار حسین صاحب کا بھی توجہ دلاؤ نوٹس بھی ایجنڈے پر لے آتا ہوں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ذکیہ خان!

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! یہ law and order کی جو بات ہو رہی تھی میں آپ کی اجازت سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ایک تو farmers اس وقت بہت تکلیف میں ہیں کیوں کہ جو ابھی resolution آج آیا ہے بالکل درست آیا ہے انہوں نے farmers کی pulse کے اوپر، اُن کی ذکھتی رگ کے اوپر ہاتھ رکھتے ہوئے بات کی ہے انہوں نے آپ کو اس کا حل کرنے کا کہا ہے تو میں آپ کو یہ کہوں گی کہ آپ اس کے اوپر توجہ دیں اور جلد سے جلد جو کام آپ نے کرنے ہیں وہ کریں تاکہ اُن کو timely help ملے۔

جناب سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! اگر timely help نہیں ہوگی تو ہم سب جس میں آپ بھی، ہم بھی all the same سب بہت تکلیف میں ہوں گے کیوں کہ پھر آپ کو گندم بھی import کرنا پڑے گی اور اس وقت بھی گندم 9 ہزار روپے کی بوری بک رہی ہے لوگ چوری چھپے بیچ رہے ہیں it's very high price for the poor man to pay دوسری بات۔۔۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ڈی اے پی کی بوری 17 سے 18 ہزار روپے کی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پہلے محترمہ بات کر لیں پھر آپ بات کر لیں۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ کہہ رہی تھی کہ ہمارے شاہ پور صدر میں بہت چوریاں ہوئی ہیں farms سے transformer چوری ہوتے ہیں پولیس کو رپورٹ کرتے ہیں کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں کچھ نہیں ہوتا there is no response, there is nothing that has been done آپ سرگودھا ڈی پی او صاحب سے بھی کہیں، سرگودھا میں بھی اور ہمارے شاہ پور میں بھی کوئی اس پر توجہ نہیں دی جاتی وہ کہتے ہیں ہو جائے گا but they have not found the culprits ایک تو اس کے اوپر توجہ دیں اور ایگری کلچر جو آپ کا backbone ہے اس کو priority کے اوپر deal کریں اور قیمتوں کو اپنی نظر میں رکھتے ہوئے you should make the decision.

جناب سپیکر: وزیر زراعت سید حسین جہانیاں گوردیزی صاحب! یہ جو قرارداد ابھی متفقہ طور پر پاس ہوئی ہے اس کو ہم نے اسی حد تک نہیں رکھنا جس طرح قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی بنائیں۔ آپ اس کو ذاتی طور پر لیں، آپ ماشاء اللہ خود بھی farmer ہیں اور اس وقت باقی farmers کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اس کو کریں، تو اس حوالے سے جہاں میں آپ کی support کر سکتا ہوں I will do it لیکن اس کو ہم لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خاں صاحب کو بھی اس کمیٹی کا ممبر بنادیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب ممبر کیوں نہ ہوں بالکل ہوں۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گوردیزی): جناب سپیکر! آپ مجاز ہیں آپ جو۔۔۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! امید ہے کہ آپ مجھے بات کرنے میں کافی دیر سے کہہ رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! ایک منٹ منسٹر صاحب کی بات ختم ہونے دیں۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ نے کمیٹی بنانے کا حکم فرمایا آپ بے شک ضرور کمیٹی بنائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ہم جلد ہی اس پر کمیٹی بناتے ہیں۔ وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! آپ کی تشویش بجا ہے کیونکہ ایک طرف بارشوں کی وجہ سے سیلاب نے فصلوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہو گیا ہے۔

وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! دوسری طرف مہنگائی کا ایک طوفان آیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ہم پہلے ایک قرارداد لے لیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ وزیر زراعت (سید حسین جہانیاں گردیزی): جناب سپیکر! قرارداد تو پیش ہو چکی ہے۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ دوسری قرارداد ہے جو کہ محترمہ شمیم آفتاب نے پیش کرنی ہے وہ قرارداد پیش کر لیں اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ اب محترمہ شمیم آفتاب ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں لہذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں میں اضافے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی حکومت سے پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات،

کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دینے کا مطالبہ

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جس کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے مگر زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں میں آئے روز اضافہ ہونے کی وجہ سے معیشت کی یہ ریڑھ کی ہڈی زوال کا شکار ہے یہ ایوان وفاقی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ پنجاب کے کاشتکاروں کو زرعی ادویات، کھاد، ڈیزل اور بجلی کے بلوں پر سبسڈی دی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

منسٹر صاحب! ایگریکلچر کے حوالے سے ایک سپیشل کمیٹی نمبر 13 بنائی گئی تھی جس میں اپوزیشن اور حکومتی ممبران شامل ہیں لہذا یہ قرارداد ہم سپیشل کمیٹی نمبر 13 کو refer کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اب محترمہ راشدہ خانم آپ اپنی بات کر لیں۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب سپیکر: محترمہ! وعلیکم اسلام۔

معزز خاتون ممبر کا جناب سپیکر سے نماز مغرب کے لئے وقفہ کا مطالبہ

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک درخواست پیش کرنا چاہتی ہوں کہ ہم یہاں پر تمام کے تمام خاندانی اور پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں۔ ہمارے اجلاس کا وقت 3 بجے کا ہے لیکن ہمارا اجلاس ساڑھے پانچ بجے شروع ہوتا ہے تو کیا آپ ہمیں مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے 10 منٹ نہیں دے سکتے؟ ہم سب پر نماز فرض ہے۔ آپ بادشاہ سلامت ہیں اس لئے آپ یہ حکم دے سکتے ہیں کہ میں نماز کے لئے 10 منٹ کا وقفہ کرتا ہوں لہذا آپ تمام ممبران وضو کر کے نماز پڑھ لیں یہاں پر جائے نماز اور ہر سہولت موجود ہے تو آپ ہمیں کیوں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دیتے؟ جناب سپیکر: محترمہ! اس حوالے سے ہم کچھ کرتے ہیں کیونکہ آپ کی بالکل جائز بات ہے۔

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! دوسرا میرا ایک اور چھوٹا سا سوال ہے کہ ہماری گاڑی جب کہیں بھی چوک چور ہے یا سنگل پر کھڑی ہوتی ہے تو نشہ آور جوان خواتین چھوٹے چھوٹے بچوں کو نشہ دے کر جن کی سوکھی سوکھی ٹانگیں ہوتی ہیں ان کو ہزار ہزار روپے کرایہ پر لے آتی ہیں اور ان کو اپنے ساتھ اٹھا کر ماگتی پھرتی ہیں۔ میں آپ کو وہ places بھی دکھا سکتی ہوں جن جگہوں میں وہ خواتین رہتی ہیں اور وہاں پر نشہ کیا جاتا ہے اور کھلم کھلا نشہ بیچا بھی جاتا ہے تو ہماری حکومت اور پولیس کہاں ہے جو کہ ان کو کنٹرول ہی نہیں کر سکتی؟

جناب سپیکر: راجہ صاحب! محترمہ راشدہ خانم کی بات آپ نے سن لی ہے لہذا آپ اس کا کوئی حل نکالیں۔

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فرح آغا: جناب سپیکر! نماز کے لئے اچھا کمرہ بنایا گیا ہے جہاں پر موٹی موٹی جائے نمازیں بچھی ہوئی ہیں۔ میں عائشہ اقبال اور محترمہ شمیم آفتاب جنہوں نے نماز پڑھنی ہوتی ہے وہ سب وہاں ہی نماز پڑھنے جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ بہت اچھی بات ہے۔ اب آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 7- اکتوبر 2022 سے پھر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔
